﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾☆(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۷ جمعۃ المبارک ۲/جون ۲۰۰۰ء شمارہ ۲۲

۲۹/صفر ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۲/احسان ۱۳۷۹ ہجری شمسی

قناعت کا طریق

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
"اس شخص کو دیکھو جو تم سے کم وسائل رکھتا ہے ۔ اس کو مت دیکھو جو تم سے بہتر حالت میں ہے۔ یہ طریق زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس طرح تم خدا کی نعمتوں کی تحقیر نہیں کرو گے"۔

(صحیح مسلم کتاب الزھد)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

رزق سے مراد صرف روٹی وغیرہ نہیں بلکہ عزت، علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں

جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا

"خدا تعالیٰ پر ایمان ہے تو خدا تعالیٰ رزاق ہے۔ اس کا وعدہ ہے کہ جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اس کا ذمہ دار میں ہوں۔ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا . وَّ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ یعنی باریک سے باریک گناہ جو ہے اسے خدا تعالیٰ سے ڈر کر جو چھوڑ دے گا خدا تعالیٰ ہر ایک مشکل سے اسے نجات دے گا۔ یہ اس لئے کہا کہ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم کیا کریں ہم تو چھوڑنا چاہتے ہیں مگر ایسی مشکل آپڑتی ہے کہ پھر کرنا پڑ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ وہ اسے ہر مشکل سے بچالے گا۔ پھر آگے ہے وَ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ یعنی ایسی راہ سے اسے روزی دے گا کہ اس کے گمان میں بھی وہ نہ ہو گی"۔

(البدر جلد ۲ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰/اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۲)

"خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اسے خائب و خاسر کرے اور ذلّت کی موت دیوے۔ جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا۔ خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے۔ جو اس طرح جھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے جیسے کہ وہ خود وعدہ فرماتا ہے مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا . وَّ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ اس جگہ رزق سے مراد صرف روٹی وغیرہ نہیں بلکہ عزت علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ سے جو ذرّہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ۔ ہمارے ملک ہندوستان میں نظام الدین صاحب اور قطب الدین صاحب اولیاء اللہ کی جو عزت کی جاتی ہے وہ اسی لئے ہے کہ خدا تعالیٰ سے ان کا سچا تعلق تھا اور اگر یہ نہ ہوتا تو تمام انسانوں کی طرح وہ بھی زمینوں میں ہل چلاتے، معمولی کام کرتے مگر خدا تعالیٰ کے سچے تعلق کی وجہ سے لوگ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہیں"۔

(البدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴/اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰۷)

"جو شخص بہت دعا کرتا ہے اس کے واسطے آسمان سے توفیق نازل کی جاتی ہے کہ گناہ سے بچے اور دعا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ اسے مل جاتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا یعنی جو امور اسے کشاں کشاں گناہ کی طرف لے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان امور سے بچنے کی توفیق اسے عطا فرماتا ہے"۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴/اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰۹)

جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے گا اس کو اللہ تعالیٰ ایسے طور سے رزق پہنچائے گا کہ جس طور سے معلوم بھی نہ ہو گا۔ رزق کا خاص طور سے اس واسطے ذکر کیا کہ بہت سے لوگ حرام مال جمع کرتے ہیں۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر عمل کریں اور تقویٰ سے کام لیں تو خدا (تعالیٰ) ان کو خود رزق پہنچادے"۔

(البدر جلد ۲ نمبر ۲۸ مورخہ ۳۱/جولائی ۱۹۰۳ء صفحہ اول)

حضرت نبی اکرم ﷺ کی متفرق دعاؤں کا تذکرہ۔ آپؐ کی یہ دعائیں دراصل امت کے لئے بطور نصیحت تھیں۔

دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیان آنے والے ابتلاؤں سے گھبرانا نہیں چاہئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۹/مئی ۲۰۰۰ء)

لندن (۱۹/مئی) : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آج بھی گزشتہ خطبات کے تسلسل میں آنحضرت ﷺ کی متفرق دعاؤں کا ذکر فرمایا۔ حضور اکرمؐ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میرے دل کو اولوں اور برف اور ٹھنڈے پانی سے دھو دے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دل سے ہر تنگی اور خشکی دور ہو جائے۔ اسی طرح آپؐ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے میرے اللہ میری مدد فرما اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر اور میری نصرت فرما اور میرے خلاف (کسی کی) نصرت نہ فرما۔ اور میرے حق میں تدبیر کر میرے خلاف تدبیر نہ کر اور مجھے ہدایت دے۔ اور ہدایت کو میرے لئے آسان بنادے اور مجھ پر زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد کر۔ اے اللہ مجھے اپنا بہت شکر کرنے والا، کثرت سے ذکر کرنے والا اور بہت زیادہ ڈرنے والا بنادے۔ مجھے اپنا بیحد مطیع، اپنی طرف انکساری سے سر تسلیم خم کرنے والا بہت نرم دل اور سچے دل سے جھکنے والا بنادے .... حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ تو سب سے زیادہ اللہ کا ذکر کرنے والے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کا نام بھی ذکر رکھا گیا اور آپؐ سب سے زیادہ شکر ادا کرنے والے تھے اور مطیع اور انکساری کرنے والا بھی آپ سے زیادہ کوئی نہیں تھا۔ مگر اُن چیزوں کے لئے آپؐ نے دعا کی جو آپ میں سب سے زیادہ تھیں۔ حضور نے فرمایا کہ دراصل یہ امت کے لئے نصیحت تھی۔

ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی بری خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دے اور شیطان سے اللہ سے تین بار پناہ چاہے اور جس پہلو پر لیٹا ہو وہ بدل لے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ تین بار تھوکنے سے مراد میں یہ سمجھتا ہوں کہ جیسے انسان کسی چیز پر تُف کہتے ہوئے تھو تھو کہتا ہے اس طرح انسان شیطان کو دھتکارتا ہے اور اس سے بیزاری کا اظہار کرے۔ حضور نے فرمایا کہ عموماً

رات کو ڈراؤنی خوابیں ایک ہی پہلو پر زیادہ دیر لیٹنے سے آیا کرتی ہیں اور اس سے قابوس ہو جایا کرتا ہے۔اس لئے آنحضرتؐ نے پہلو بدل لینے کا ارشاد فرمایا۔ حضور اکرمؐ نے نیند میں ڈرنے والوں کے لئے بھی ایک دعا سکھائی اور ایک صحابی سے فرمایا کہ تم یہ دعا کیا کرو۔ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کلمات کی اس کے غضب سے، اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ شیطان میرے پاس آئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے بتایا کہ آنحضرتؐ قرض کے غلبہ اور دشمن کے غلبہ اور شماتت اعداء سے بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے ۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے جنون، جذام اور ہر بری بیماری سے، کیڑوں مکوڑوں کے کاٹنے سے مارے جانے اور غصہ سے بھی خدا کی پناہ مانگنے کی دعاؤں کا ذکر فرمایا۔ اسی طرح کفر اور فقر سے بچنے کی دعا بھی بتائی۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ ایک دفعہ آنحضرتؐ نے ایک صحابی کو ایک دینار بکری خریدنے کے لئے دیا۔انہوں نے اس دینار سے دو بکریاں خریدیں پھر ان میں سے ایک بکری ایک دینار کی فروخت کر دی اور اس طرح ایک بکری اور ایک دینار لے کر حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام ماجرا سنایا۔اس پر حضور اکرمؐ نے انہیں دعا دی کہ اللہ تیرے داہنے ہاتھ کے سودے میں برکت ڈالے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب کسی کی طرف سے سودا کیا جائے تو بے احتیاطی نہیں کرنی چاہئے بلکہ کوشش کرنی چاہئے کہ اسے زیادہ سے زیادہ نفع ہو۔ آنحضرتؐ کی یہ دعا اس شخص کے حق میں قبول ہو گی جو دوسروں کے سودے اس نیکی اور خدمت کے تحت طے کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے صبح و شام کے وقت کی اور سوتے وقت کی اور کھانے کے وقت اور دودھ پینے کے بعد کی آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کا اور اسی طرح تسبیح و تحمید کی برکات کا بھی ذکر فرمایا اور آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد پڑھ کر سنایا جس میں آپؑ فرماتے ہیں کہ دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلا پر ابتلا آتے ہیں۔ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سر یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے۔پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے۔

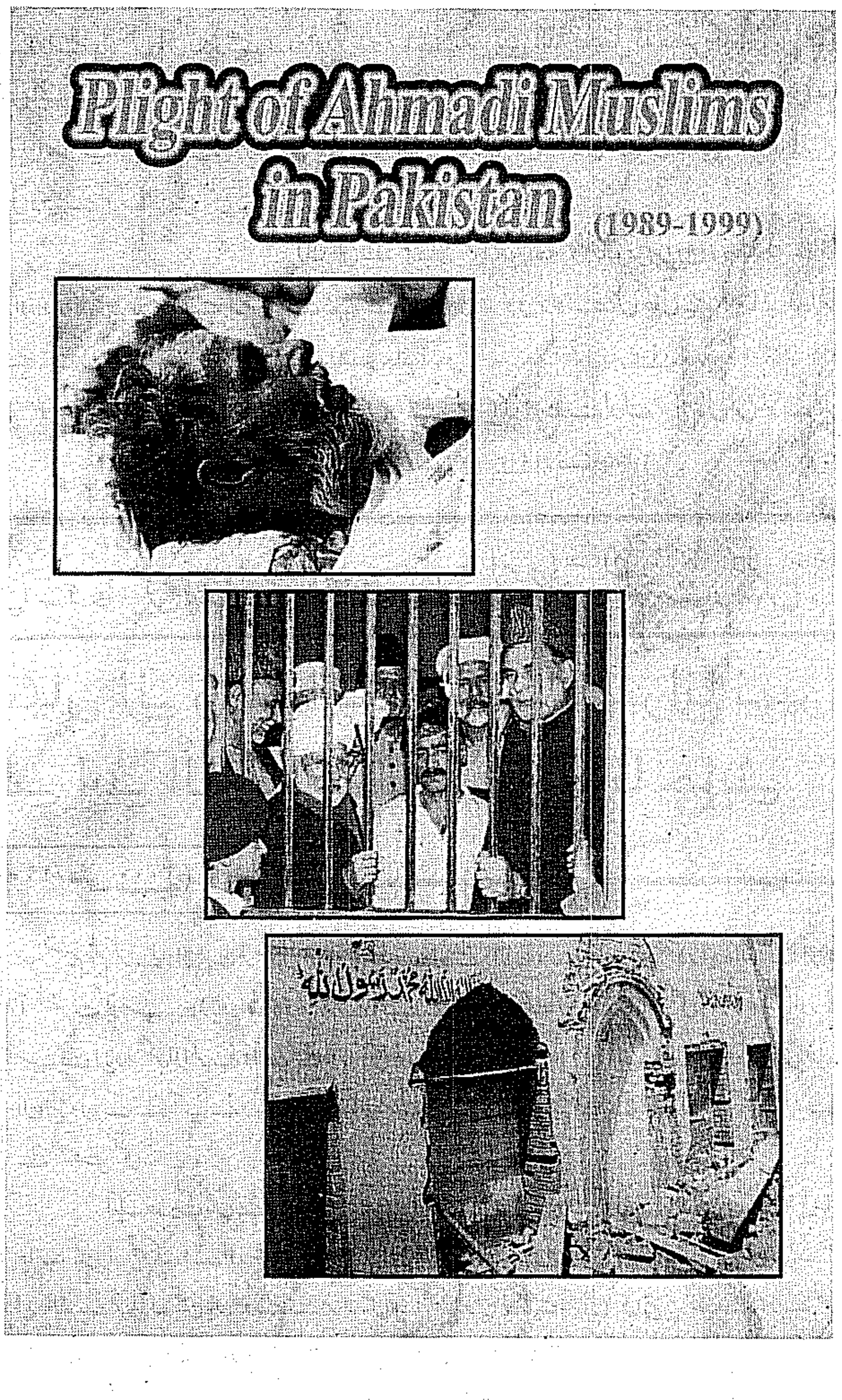

تاجدارِ ہفت کشور آفتابِ شرق وغرب

(آنحضرت ﷺ کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم نعتیہ کلام سے بعض اشعار

یا نبی اللہ فدائے ہر سرِ مُوئے تو اَم　　وقفِ راہِ تو کنم گر جاں دہندم صدہزار
اتباع و عشقِ رُویت ازرہِ تحقیق چیست؟　　کیمیائے ہردلے ، اکسیرِ ہر جانِ فگار
دل اگر خوں نیست از بہرت چہ چیز است آں دلے　　ور نثار تو نگردد جاں کجا آید بکار
دل نمے ترسد بمہرِ تو مرا از موت ہم　　پائیداری ہا ببیں خوش میروم تا پائے دار
راغب اندر رحمتت یا رحمۃ اللہ آمدیم　　ایکہ چوں ما بردرِ تو صدہزار امیدوار
یا نبی اللہ نثارِ روئے محبوبِ تو اَم　　وقفِ راہت کردہ اَم ایں سر کہ بردوش ست بار
تابمن نورِ رسولِ پاک را بنمودہ اند　　عشقِ او در دل ہمے جوشد چو آب از آبشار
آتشِ عشق از دمِ من ہمچو برقے مے جہد　　یک طرف اے ہمدمانِ خام از گرد و جوار
برسر وجد است دل تا دید روئے او بخواب　　اے بر آں روے وسرش، جان سرورُ ویم نثار
صدہزاراں یوسفے بینم دریں چاہِ ذقن　　وآں مسیح ناصری شد از دمِ او بے شمار
تاجدارِ ہفت کشور، آفتابِ شرق وغرب　　بادشاہِ ملک وملت ، ملجاء ہر خاکسار
کامراں آں دل کہ زد در راہ او از صدق گام　　نیک بخت آں سر کہ میدارد سر آں شہسوار

ترجمہ: اے نبی اللہ! میں تیرے بال بال پر فدا ہوں۔اگر مجھے ایک لاکھ جانیں بھی ملیں تو تیری راہ میں ان سب کو قربان کر دوں۔ تیری اتباع اور تیرا عشق ہر دل کے لئے کیمیا اور ہر زخمی جان کے لئے اکسیر ہے۔ دل اگر تیری محبت میں خون نہیں تو وہ دل ہی نہیں اور جو جان تجھ پر قربان نہ ہو وہ جان کس کام کی۔ تیری محبت میں میرا دل موت سے بھی نہیں ڈرتا۔ میرا استقلال دیکھ کہ میں صلیب کے نیچے خوش خوش جارہا ہوں۔ اے اللہ کی رحمت ہم تیرے رحم کے امیدوار ہیں۔ تو وہ ہے کہ ہم جیسے لاکھوں تیرے در کے امیدوار ہیں۔اے نبی اللہ! میں تیرے پیارے مکھڑے پر نثار ہوں۔ میں نے اس سر کو جو کندھوں پر بار ہے تیری راہ میں وقف کر دیا ہے۔جب سے مجھے رسول پاک کا نور دکھایا گیا ہے تب سے اس کا عشق میرے دل میں یوں جوش مارتا ہے جیسے آبشاروں سے پانی۔ میرے سانس سے اس کے عشق کی آگ بجلی کی طرح نکلتی ہے۔اے خام طبع رفیقو میرے آس پاس سے ہٹ جاؤ۔ میرا دل وجد میں ہے جب سے آنحضورؐ کو خواب میں دیکھا ہے اس چہرے اور سر پر میری جان سر اور منہ قربان ہوں۔اس چاہ ذقن میں میں لاکھوں یوسف دیکھتا ہوں اور اس کے دم سے بے شمار مسیح ناصری پیدا ہوئے۔ وہ ہفت کشور کا شہنشاہ اور مشرق و مغرب کا آفتاب ہے۔ دین و دنیا کا بادشاہ اور ہر خاکسار کی پناہ ہے۔ کامیاب ہو گیا وہ دل جو صدق و وفا کے ساتھ اس کی راہ پر چلا۔ خوش قسمت ہے وہ سر جو اس شہسوار سے تعلق رکھتا ہے۔

(درثمین فارسی)

Plight of Ahmadi Muslims in Pakistan

(1989-1999)

پاکستان میں احمدی مسلمانوں پر جو ظلم و ستم ڈھائے جارہے ہیں اور جس طرح انہیں بنیادی انسانی حقوق سے محروم کیا جارہا ہے اور ہر قسم کی زیادتی اور تشدد کو روا رکھا جارہا ہے اس سلسلہ میں ۱۹۸۹ء سے ۱۹۹۹ء تک کے متعدد واقعات پر مشتمل۔

ایک مختصر، جامع اور مستند دستاویز

"Plight of Ahmadi Muslims in Pakistan (1989-1999)"

کے نام سے جماعت احمدیہ کے پریس اینڈ پبلکیشنز ڈیسک کی طرف سے انگریزی زبان میں حال ہی میں طبع ہوئی ہے۔A-4 سائز کے ۱۲۴ صفحات، رنگین کور اور متعدد تصاویر پر مشتمل یہ کتاب حاصل کرنے کے لئے اپنے مشنز سے رابطہ کریں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نبی کی حیثیت میں

(رقم فرمودہ: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اہم مضامین پر اخبار میں قلم اٹھانے کے یہی معنی ہوا کرتے ہیں کہ ان کے کسی ایک پہلو پر روشنی ڈال دی جائے ورنہ جو مضامین کہ سینکڑوں صفحات کے محتاج ہیں انہیں ایک دو صفحات میں لے آنا یقیناً انسانی طاقت سے بالا ہے۔ میں بھی مذکورہ بالا مضمون کے متعلق جو اپنی تفصیلات کے لئے بیسیوں مجلدات کا محتاج ہے، بلکہ پھر بھی ختم نہیں ہو سکتا، یہی طریق اختیار کروں گا۔

خدا تعالیٰ کا کلمہ

انبیاء خدا تعالیٰ کا کلمہ ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ' قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا' (الکہف) تو کہہ دے کہ اگر سمندر سیاہی بن جائیں اور ان سے میرے کلمات کی توضیح اور تشریح کی جائے تو سمندر ختم ہو جائیں گے مگر میرے کلمات کے کمالات کا بیان ختم نہ ہوگا۔ خواہ اسی قدر سیاہی ہم اور بھی کیوں نہ پیدا کر دیں۔ غرض نبوت کا مضمون تو ایک نہ ختم ہونے والا مضمون ہے مگر موقع کے لحاظ سے اس کا ایک قطرہ پیش کیا جا سکتا ہے۔

نبی کے کام

قرآن کریم نے نبی کے چار کام مقرر فرمائے ہیں جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا میں اس کا اشارہ ہے۔ ان کی دعا قرآن میں یوں نقل ہے۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ. اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

(البقرہ:۱۳۰)

اے ہمارے رب اہل مکہ میں ایک عظیم الشان رسول مبعوث فرما جو انہی میں سے ہو اور ان کو تیرے نشانات سنائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی باتیں سکھائے اور انہیں پاک کرے۔

ایک سرسری نگاہ ڈالنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ نبی کے کاموں کا ایک بہترین نقشہ ہے جو اس دعا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھینچ دیا ہے۔ نبی کا کام (۱) اللہ تعالیٰ کی آیات کا سنانا، (۲) کتاب کا سکھانا، (۳) حکمت کی باتوں کی تعلیم دینا اور (۴) لوگوں کے نفوس کو پاک کرنا ہے۔ کیا اس سے زیادہ مختصر الفاظ میں کوئی اور نقشہ نبی کے کاموں کا کھینچا جا سکتا ہے؟

آؤ اب دیکھیں کہ ان کاموں کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ثابت ہوتے ہیں۔

نبی کا پہلا کام۔ آیات سنانا

پہلا کام نبی کا آیات کو سنانا بتایا گیا ہے۔ آیۃ کے معنے عربی زبان میں عبرت اور دلیل کے ہوتے ہیں۔ جو چیز کسی اور چیز کی طرف رہنمائی کرے وہ آیۃ ہے۔ پس آیات کے سنانے کا یہ مطلب ہوا کہ ایسی باتیں بتائیں جو امور غیبیہ پر ایمان لانے کا موجب ہوں کیونکہ امور غیبیہ ایسے امور ہیں کہ انسان ان تک خود نہیں رسائی پا سکتا۔ خدا تعالیٰ کا وجود سب سے مقدم ہے بلکہ ایک ہی حقیقی وجود ہے مگر وہ اس قدر وراء الوراء ہے کہ اس تک پہنچنا انسانی طاقت سے بالا ہے۔ اس تک پہنچنے کا ذریعہ محض وہ دلائل اور براہین اور وہ عرفان اور مشاہدۂ ظہورِ صفاتِ الٰہیہ ہو سکتا ہے جو ہمیں اس کے قریب کر دے اور اس کے وجود کے متعلق ہمارے دلوں میں کوئی شک باقی نہ چھوڑے۔ یہی حال قانون قدرت کے ظہور کا ملائکہ اور رسالت کا اور کلام الٰہی کا اور بعث بعد الموت کا ہے۔ ان میں سے ایک چیز بھی ایسی نہیں کہ جس کی سمجھ انسان کو براہ راست ہو سکتی ہو۔ بلکہ ان میں سے ہر اک شے ایسے دلائل کی محتاج ہے جو ہمیں روحانی اور عقلی طور پر ان کے قریب کر دیں۔ ان سے ہمیں ایسا اتصال بخش دے کہ گویا ہم نے انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

امور مذکورہ بالا کی اہمیت اس امر سے ثابت ہے کہ جس قدر بھی مذاہب ہیں وہ کسی نہ کسی رنگ میں ان امور پر ایمان لانے کو ضروری سمجھتے ہیں اور کسی نہ کسی نام کے نیچے ان امور کو اپنے معتقدات میں شامل رکھتے ہیں خواہ تشریحات میں کس قدر ہی اختلاف کیوں نہ ہو۔ پس جو شخص بھی ان امور پر ایمان لانے کو ہمارے لئے آسان کر دیتا ہے اور ہمیں ایسے مقام پر کھڑا کر دیتا ہے کہ جس جگہ کھڑے ہو کر ان امور کا گویا ایسا مشاہدہ ہو جاتا ہے کہ اس کے بعد کسی شک کی گنجائش ہی نہیں رہتی وہ نبوت کے کام کو اپنے کمال تک پہنچا دیتا ہے۔

صفات الٰہی کا بیان

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر جب ہم غور کرتے ہیں اور آپ کے کام کو جب ہم دیکھتے ہیں تو ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ مذکورہ بالا کام کو آپ نے ایسے بے نظیر طریق پر کیا ہے کہ اس کی مثال اور کہیں نہیں ملتی۔ خدا تعالیٰ کے وجود کے متعلق سب سے پہلی چیز اس کی صفات کا بیان ہے۔ ایک غیر محدود ہستی ہونے کے لحاظ سے وہ اپنی صفات ہی کے ذریعہ سے سمجھا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص صفات الٰہیہ کو اس طرح بیان نہیں کرتا کہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کی عظمت دلنشین ہو اور دوسری طرف عقل ان کا اس حد تک ادراک کر سکے جس حد تک کہ ان کا سمجھنا انسانی عقل کے لئے ممکن ہو، وہ ہرگز خدا تعالیٰ تک بندوں کو پہنچانے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

توحید الٰہی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صفات خدا تعالیٰ کی بیان کی ہیں وہ ایسی ہیں کہ ایک طرف تو عقل انسانی ان سے تسلی پا جاتی ہے۔ دوسری طرف وہ ایک غیر محدود اور قادر اور خالق ہستی کے بالکل شایان شان ہیں۔ آپ ایک طرف تو خدا تعالیٰ کو تمام مادی قیدوں اور ظہوروں اور جلووں سے پاک ثابت کرتے ہیں اور اس کی توحید پر اس قدر زور دیتے ہیں کہ تمام آلائشوں اور نقصوں سے اسے پاک قرار دیتے ہیں اور دوسری طرف اس کی محبت اور اپنی مخلوق کو اعلیٰ درجہ کے مقامات تک پہنچانے کی خواہش کو ایسے واضح طور پر ثابت کرتے ہیں کہ انسانی دل محبت سے بھر جاتا ہے اور عقل مطمئن ہو جاتی ہے۔ مگر آپ اسی پر بس نہیں کرتے آپ اس اصل کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ وہ امور جن پر ایمان لانا انسان کی نجات کے لئے ضروری ہو ان پر ایمان لانے کی بنیاد صرف عقلی دلیل پر نہیں ہونی چاہئے اور آپ اس امر پر زور دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی صفات اس کے خاص بندوں کے لئے ایسے خاص رنگ میں ظاہر ہوتی رہتی ہیں کہ ان کے معجزانہ ظہور کو دیکھ کر انسان کا دل یقین کی آخری کیفیات سے لبریز ہو جاتا ہے۔

ملائکہ کی حقیقت

ملائکہ کے متعلق جہاں ایک طرف آپ نے ان لوگوں کے خیالات کو ردّ کیا ہے جو ان کے وجود ہی کے منکر ہیں وہاں ان لوگوں کے خیالات کو بھی ردّ کیا ہے جو انہیں بادشاہی درباریوں کی حیثیت میں پیش کرتے ہیں اور بتایا ہے کہ ملائکہ نظام عالم کے روحانی اور جسمانی سلسلہ میں اسی طرح ضروری وجود ہیں کہ جس طرح دوسرے نظر آنے والے اسباب۔ وہ ایک مادی خدا کے دربار کی رونق نہیں ہیں بلکہ ایک غیر مادی خدا کے احکام تکوین کی پہلی کڑیاں ہیں اور روحانی اور جسمانی سلسلے پوری طرح ان پر قائم ہیں اور جس طرح بنیاد کے بغیر عمارت نہیں ہو سکتی اسی طرح ملائکہ کے بغیر کائنات کا وجود ناممکن ہے۔

قانون قدرت کیا ہے؟

آپ نے قانون قدرت کو ایسا قریب الفہم کر دیا کہ مادی علل واسباب کا دیکھنے والا سائنسدان اور عقلی موجبات کی موشگافی کرنے والا فلسفی اور روحانی اثرات پر نگہ رکھنے والا صوفی اور موٹی موٹی باتوں سے نتیجہ نکالنے والا عامی یکساں طور پر تسلی پا گیا۔ ہر ایک نے اسے اپنے اپنے نقطۂ نگاہ سے دیکھا۔ غور کیا اور اطمینان کا سانس لیا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ کی تصدیق کر دی کیونکہ مختلف پہلوؤں سے غور کرنے کے بعد جب ایک ہی نتیجہ نکلے تو اس نتیجہ کی صحت میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔

رسالت اور کلام الٰہی کی ضرورت

آپ نے رسالت اور کلام الٰہی کی ضرورت کو قانون قدرت کی مثالوں سے ثابت کیا۔ وہ خدا جس نے جسمانی آنکھ کے لئے سورج کو پیدا کیا ہے کس طرح ممکن ہے کہ روحانی آنکھ کو کام کے قابل بنانے کے لئے اس نے روحانی سورج اور روحانی نور نہ پیدا کیا ہو۔ حالانکہ جسمانی آنکھ کا تعلق تو ایک محدود عرصہ سے ہے لیکن روحانی بینائی کا اثر انسان کی تمام آئندہ زندگی پر ہے خواہ اس دنیا کی ہو خواہ اگلے جہان کی۔

بعث مابعد الموت

بعث مابعد الموت کے متعلق بھی آپ نے مختلف پیرایوں سے بحث کی اور ایسے رنگ میں اسے پیش کیا کہ وہ ایک خالص علمی مسئلہ کی بجائے ایک عملی مسئلہ بن گیا۔ انسانی اعمال ایک زبردست جزاء کے طالب ہیں اور وہ جزا اس امر کی مقتضی ہے کہ اسے دوسروں کی نگہ سے مخفی رکھا جائے کیونکہ اس عظیم الشان جزا کے ظاہر ہو جانے پر انسانی اعمال اختیاری نہیں رہیں گے بلکہ ایک رنگ میں غیر اختیاری ہو جائیں گے۔ عالم آخرت ایک نئی دنیا نہیں ہے بلکہ اسی دنیا کا ایک تسلسل ہے جس میں مادیات کے اثر سے آزاد ہو کر انسانی روح اسی راستہ پر بلا روک ٹوک چلنا شروع کر دیتی ہے جو اس نے اپنے اعمال کی داغ بیل ڈال کر اپنے لئے تیار کیا تھا۔ خدا تعالیٰ ایک غم و غصہ سے پُر بادشاہ نہیں۔ اس کی صفات کے تقاضے نے انسان کو پیدا کیا تھا اور وہی صفات اس امر کی متقاضی ہیں کہ انسان آخرکار اپنے مقصد کو پا جائے اور کوئی پہلے اور کوئی پیچھے آخر اس وجود سے پیوست ہو جائے جس وجود کی رحمت اسے عالم وجود میں لائی تھی۔

غرض ہر اک مخفی مسئلہ کو جس پر ایمان کی بنیاد تھی وہم اور شک کے بادلوں سے نکال کر ایک چمکتے ہوئے سورج کی روشنی کے نیچے آپؐ نے رکھ دیا تاکہ ہر شخص اپنی عقل کی آنکھ سے اسے دیکھ سکے اور اپنے روحانی ادراک سے اسے چھو سکے اور وہم اور وسوسہ نکل کر یقین اور اطمینان حاصل کر سکے۔

نبی کا دوسرا کام۔ تعلیم کتاب

دوسرا کام نبی کا تعلیم کتاب ہے۔ اس کام کو بھی آپ نے ایسے رنگ میں پورا کیا ہے کہ کسی اور وجود میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ نے سب سے اول تو یہ بتایا کہ شریعت ایک فضل ہے۔ انسان اپنی دنیوی اور اُخروی زندگی کی بہتری کے لئے اس امر کا محتاج ہے کہ خدا تعالیٰ خود اس پر اپنی مرضی کا اظہار کرے تاکہ اس روحانی سفر میں جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے اس کے کاموں کی بنیاد شک اور وہم

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact:
Anas A.Khan, Naeem A.Khan -Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+ 020 8488 2156 +
020 8767 5005 - Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

پر نہ ہو بلکہ یقین اور وثوق پر ہو۔ شریعت ایک بوجھ نہیں جو آگے ہی بوجھ سے دبے ہوئے انسان کو کچلنے کے لئے اس کے سر پر رکھ دیا گیا ہے۔ وہ کسی سزا کا نتیجہ نہیں بلکہ محبت کے تقاضے کے ماتحت اس کا نزول ہوا ہے اور ان مخفی گڑھوں اور یکدم چکر کھا جانے والے موڑوں اور سر بلند اور سیدھی پہاڑیوں اور تیز سرعت سے بہنے والی ندیوں اور حد سے جھکی ہوئی شاخوں اور کانٹے دار جھاڑیوں اور گندگی اور میلے کے ڈھیروں سے مطلع کرنے کے لئے اتاری گئی ہے جو اس لمبے سفر میں انسان کے لئے تکلیف کا موجب اور اسے اس کے سفر کو بآرام طے کرنے سے محروم کر دینے کا باعث ہو سکتی ہیں۔ وہ نہ سزا ہے نہ امتحان بلکہ رہنما ہے اور ہادی۔ اس کا کوئی حکم خداتعالیٰ کی شان کو بڑھانے والا نہیں بلکہ ہر ایک حکم انسان کی اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہے۔

عالمگیر شریعت

آپؐ نے دنیا کے سامنے یہ ایک نیا طریق پیش کیا کہ شریعت عالمگیر ہونی چاہئے اور اس میں مختلف طبائع اور مختلف طاقتوں کا لحاظ رکھا جانا چاہئے۔ جو کتاب کہ مختلف طبائع اور مختلف طاقتوں کا لحاظ نہیں کرتی وہ گویا دنیا کے ایک حصہ کو نجات پانے سے بالکل محروم کر دیتی ہے اور اس طرح خود اس غرض کو معدوم کر دیتی ہے جس کے لئے اسے دنیا میں بھیجا گیا تھا۔

شریعت کے دو امور

تیسرا اصل کتاب کی تعلیم میں آپ نے یہ مد نظر رکھا کہ شریعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ دو اہم ضرورتوں کو پورا کرے۔ ایک طرف تو اس میں ان تمام ضروری امور کے متعلق ہدایت ہو جن کا مذہبی روحانی اور اخلاقی ترقی کے ساتھ تعلق ہے اور دوسری طرف انسان کی ذہنی ترقی کے لئے اس میں گنجائش ہو اور وہ انسانی دماغ کو بالکل جامد بنا کر اس میں سڑاندھ نہ پیدا کر دے۔ ان دو اصول کے ماتحت آپ نے ان دو خطرناک راستوں کو بند کر دیا جو حقیقی روحانیت کو تباہ کرنے کا باعث بن جایا کرتے ہیں یعنی اباحت کے راستہ کو بھی جو انسان کے روحانی مفاد کو مادی لذات کی قربان گاہ پر قربان کروا دیا کرتا ہے اور تقلید جامد کے راستہ کو بھی جو انسانی دماغ کو ایک سڑے ہوئے تالاب کی طرح بنا کر ان بدبوؤں کا مرکز بنا دیتا ہے جو نشوونما کی تمام قابلیتوں کو جلا کر رکھ دیتی ہیں۔

نبی کا تیسرا کام۔ تعلیمِ حکمت

تیسرا کام نبی کا تعلیم حکمت ہے۔ رسولِ کریم ﷺ نے اس کام میں بھی ایک بے نظیر مثال قائم کی ہے۔ آپ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے باوجود خدا تعالیٰ کی عظمت اور قدرت کے بینظیر اظہار کے اس امر پر بھی زور دیا ہے کہ خداتعالیٰ کے قادر ہونے کے یہ معنی نہیں کہ وہ جو چاہے حکم دے اور کسی کو اس کی وجہ دریافت کرنے کی مجال نہ ہو۔ وہ اگر قادر ہے تو غنی بھی ہے۔ کسی حکم میں خود اس کا اپنا فائدہ مد نظر نہیں ہوتا۔ اور پھر وہ حکیم بھی ہے، وہ کوئی حکم نہیں دیتا جس میں کہ کوئی حکمت نہ ہو۔ پس کسی تعلیم کے خداتعالیٰ کی طرف منسوب ہونے کے یہ معنی نہیں کہ اس کی جزئیات تمام حکمتوں سے اور اس کے احکام تمام علّتوں سے خالی ہیں بلکہ خداتعالیٰ کی طرف کسی بات کا منسوب ہونا ہی اس امر کا ضامن ہے کہ وہ بات ضرور حکمتوں سے پر اور مقاصد عالیہ سے وابستہ ہے ورنہ وہ حکیم اور غنی ہستی اس کا حکم کیوں دیتی۔

اس اصل کے ماتحت آپ نے اپنی تمام تعلیم کی حکمتیں ساتھ ساتھ بیان فرمائی ہیں۔ ہر ایک بات جس کا حکم دیا ہے اس کے ساتھ بتایا ہے کہ اس کے کرنے کے کیا فوائد ہیں اور اسکے نہ کرنے کے کیا نقصانات ہیں۔ اور ہر ایک بات جس سے روکا ہے اس کے ساتھ ہی یہ بتایا ہے کہ اس کے کرنے سے کیا نقصانات ہیں اور اس کے نہ کرنے میں کیا فوائد ہیں۔ پس آپ کی تعلیم پر عمل کرنے والا اپنے دل میں انقباض نہیں محسوس کرتا بلکہ ایک جوش اور خوشی محسوس کرتا ہے اور خوب سمجھتا ہے کہ مجھے جو حکم دیا گیا ہے اس میں بھی میرا خصوصاً اور دنیا کا عموماً نفع ہے۔ اور یہ بشاشت اس کے اندر ایک ایسی خوشگوار تبدیلی پیدا کر دیتی ہے کہ شریعت پر عمل کرنا اسے ناگوار نہیں گزرتا بلکہ وہ اس پر عمل کرنے کو ایک ضروری فرض سمجھتا ہے اور اسے ایک چٹی نہیں خیال کرتا بلکہ ایک عظیم الشان رحمت خیال کرتا ہے۔

نبی کا چوتھا کام۔ تزکیۂ نفس

چوتھا کام ایک نبی کا تزکیۂ نفوس ہے۔ یعنی لوگوں کے دلوں کو پاک کر کے ان کے اندر ایسی قابلیت پیدا کرنا کہ وہ خدا تعالیٰ سے اتصالِ تام حاصل کر سکیں اور اس کے فیوض کو اپنے نفس میں جذب کر کے بقیہ دنیا کے لئے اس کا مظہر اور اس کی قدرتوں کی جلوہ گاہ بن سکیں۔ رسول کریم ﷺ نے اس کام کو اس احسن طریق پر ادا کیا ہے کہ دوست تو دوست آپ کے دشمن بھی اس کام کے قائل ہیں۔ جس ملک میں آپؐ پیدا ہوئے اور جس قوم کے آپؐ ایک فرد تھے اس کی جو حالت تھی وہ دنیا سے پوشیدہ نہیں۔ خود اس زمانہ کی عام حالت بھی اچھی نہ تھی۔ عرب جو آپ کا ملک تھا اس کے سوا دوسرے ممالک بھی مذہبی، اخلاقی، علمی اور عملی حالت میں اچھے نہ تھے۔ گویا ایک رات تھی جو سب دنیا پر چھائی ہوئی تھی۔ اوّل تو پہلے مذاہب کی پاک تعلیموں کو ہی لوگوں نے بگاڑ دیا تھا۔ دوم جو کچھ پہلی تعلیموں میں سے موجود تھا اس پر عمل نہ تھا۔ مذہب تو ایک بالا چیز ہے معمولی انسانیت بھی مردہ ہو چکی تھی اور شرافت مفقود ہو رہی تھی۔ شرک و بدعت اور گندی رسوم، ایک دوسرے کا حق مارنا، فسق و فجور، ظلم، قتل و غارت، بے شرمی اور بے حیائی، جہالت، سستی، نکماپن، تفرقہ، شراب خوری، جوئے بازی، کبر، خودپسندی، غرض ہر ایک عیب اس وقت موجود تھا اور اس کے مقابل کی ہر نیکی مفقود تھی۔ یہاں تک کہ بدی کا احساس بھی مٹ گیا تھا اور اس کے ارتکاب پر بجائے شرمندگی محسوس کرنے کے فخر کیا جاتا تھا۔ اس زمانہ میں پیدا ہو کر رسول کریم ﷺ نے اس قوم کو اپنی تربیت کے لئے چنا جو اس تاریک زمانہ میں بھی سب قوموں سے گناہ اور بدی میں بڑھی ہوئی تھی۔ نظام حکومت اس کے اندر اس قدر مفقود تھا کہ اسے سب سے زیادہ فخر اپنی لامرکزیت پر تھا۔ اس قوم کے اندر اپنی پاکیزگی کی روح آپؐ نے پھونکنی شروع کی۔ جیسا کہ قاعدہ ہے جس چیز کو جی نہ چاہے انسان اس کا مقابلہ کرتا ہے۔ لوگوں نے آپ کا مقابلہ شروع کر دیا اور سخت ہی مقابلہ کیا۔ مگر آپؐ استقلال اور صبر سے اپنا کام کرتے چلے گئے اور لوگوں کی مخالفت کی کچھ بھی پرواہ نہ کی۔ ماریں کھائیں، گالیاں سنیں، طعنے سہے، سب کچھ برداشت کیا مگر دنیا کی گمراہی کو برداشت نہ کیا۔ آخر ایک ایک کر کے لوگوں کے دلوں پر فتح پانی شروع کی۔ سالہا سال تک یہ مقابلہ جاری رہا۔ بڑے بڑے قوی دل، دل ہار گئے مگر آپ نے دل نہ ہارا۔

جس طرح پانی پہاڑوں کی چوٹیوں پر بہتے بہتے نرمی سے ملائمت سے اپنا راستہ نکال لیتا ہے اور آخر ایسی نشیب والی جگہیں پیدا کر لیتا ہے جن پر سے وہ آسانی کے ساتھ بہہ سکے۔ اسی طرح آپ نے اپنے نیک نمونہ سے اور مؤثر وعظ سے دنیا کی اصلاح کا کام جاری رکھا یہاں تک کہ وہ دن آگیا کہ پاکیزگی اور طہارت کی خوبی کے دل قائل ہو گئے۔ روحانی مردوں نے اپنے اندر ایک نئی روح، سوئے ہوؤں نے تمازت آفتاب، بیماروں نے صحت کے آثار اور کمزوروں نے ایک طاقت کی لہر اپنے اندر محسوس کرنی شروع کی۔ دنیا کا نقشہ ہی بدل گیا۔ جہاں ظلم اور تعدی کی حکومت تھی وہاں عدل اور انصاف کا دور دورہ ہو گیا۔ جہاں جہالت کے بادل چھا رہے تھے وہاں علم کا سورج چمکنے لگا۔ جہاں برودت اور جمود جمے بیٹھے تھے وہاں عمل اور سعی کی گرم بازاری ہو گئی۔ نسل انسانی نے سانس لیا اور کروٹ بدلی اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس معجزانہ تغیر پر نظر ڈالی جو محمدؐ رسول اللہ کی بے نفس جدوجہد نے پیدا کر دیا تھا اور بے اختیار ہو کر چلا اٹھی کہ بے شک تو نبی ہے بلکہ نبیوں کا سردار ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. وَ آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

(بشکریہ اخبار الفضل قادیان دارالامان۔ ۳۱/مئی ۱۹۲۹ء صفحہ ۸۔۹)

"جب تک نورالٰہی بصارت عطا نہ کرے اس وقت تک انسان اپنے نقص بھی دیکھ نہیں سکتا اور جب تک وہ نقص دور نہ ہوں نورالٰہی عطا نہیں ہو سکتا"۔

(ارشاد حضرت خلیفة المسیح الرابع ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز)

COLOURSAT

PRIME TV - Now available in Europe with direct delivery service

Call now SA TVCARD on free phone number + 800 2222 1000 or e-mail info@satvcard.com and receive within 48 hours your digital satellite system installed at home.

Package 1	Package 2
Complete package including: • 60 cm dish + cable + connectors • Strong Common interface receiver • Conax CA-Module • Smart Card including 1 year Prime TV subscription Only 590 EURO	Complete package including: • Conax CA-Module • Smart Card including 1 year Prime TV subscription Only 235 EURO

Prices for large quantity available on request!
Introduction offer: Valid until June 1st 2000.

ColourSat Support Centre, P.O. Box 6914, St. Olavs plass, 0130 Oslo, Norway. Fax: + 47 22 77 83 75.
E-mail: coloursat.support@telenor.com www.coloursat.com

Prime

Telenor

ٹیلی فون کارڈ

جرمنی سے دنیا بھر میں سستے ٹیلی فون کرنے کے کارڈ ہمارے پاس دستیاب ہیں۔ ۱۰ عدد سے زیادہ پوسٹ کے ذریعہ حاصل کر سکتے ہیں۔

پاکستان ۳۰ مارک کے کارڈ سے ۴۰ منٹ تک بات کریں

مزید معلومات کے لئے
مسعود احمد

Tel: 06233 480056 Fax: 06233 480057
Mobile: 0171 9073453

خطبہ جمعہ

جس قدر معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب دکھاتے رہے اس کا منبع یہی دعا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی دعا کیا کرتے تھے حالات کے مطابق کیا کرتے تھے

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف دعاؤں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۲۱؍اپریل ۲۰۰۰ء بمطابق ۲۱؍شہادت ۱۳۷۹ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔
الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔
اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔
﴿قُلْ مَا يَعْبَؤُبِكُمْ رَبِّي لَوْ لَا دُعَآؤُ كُمْ . فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا﴾
(سورة الفرقان آيت ۷۸)

تُو کہہ دے کہ اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا ربّ تمہاری کوئی پرواہ نہ کرتا۔ پس تم اُسے جھٹلا چکے ہو سو ضرور اس کا وبال تم سے چمٹ جانے والا ہے۔

یہ وہ آیت کریمہ ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تفسیر اً دکھایا گیا اور اس کا کیا معنٰی ہے یہ رؤیا میں آپؑ کو بتلایا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ضمن میں لکھتے ہیں کہ ”انسان کی پیدائش کی اصل غرض تو عبادت الٰہی ہے لیکن اگر وہ اپنی فطرت کو خارجی اسباب اور بیرونی تعلقات سے تبدیل کر کے بیکار کر لیتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْ لَا دُعَآؤُ كُمْ ۔ میں نے ایک بار پہلے بھی بیان کیا تھا کہ میں نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک جنگل میں کھڑا ہوں، شرقاً غرباً اس میں ایک بڑی نالی چلی گئی ہے۔ اس نالی پر بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں اور ہر ایک قصاب کے جو ہر ایک بھیڑ پر مسلط ہے ہاتھ میں چھری ہے جو انہوں نے ان کی گردن پر رکھی ہوئی ہے اور آسمان کی طرف منہ کیا ہوا ہے۔ میں ان کے پاس ٹہل رہا ہوں۔ میں نے یہ نظارہ دیکھ کر سمجھا کہ یہ آسمانی حکم کے منتظر ہیں۔ تو میں نے یہ آیت پڑھی قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْ لَا دُعَآؤُ كُمْ یہ سنتے ہی ان قصابوں نے فی الفور چھریاں چلا دیں اور یہ کہا کہ تم ہو کیا؟ آخر گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی تو ہو۔ غرض خدا تعالیٰ متقی کی زندگی کی پرواہ کرتا ہے اور اس کی بقا کو عزیز رکھتا ہے اور جو اس کی مرضی کے برخلاف چلے وہ اس کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کو جہنم میں ڈالتا ہے اس لئے ہر ایک کو لازم ہے کہ اپنے نفس کو شیطان کی غلامی سے باہر کرے۔ جیسے کلورافارم نیند لاتا ہے اسی طرح پر شیطان انسان کو تباہ کرتا ہے اور اسے غفلت کی نیند سلاتا ہے اور اسی میں اس کو ہلاک کر دیتا ہے“۔ (الحکم جلد ۵ نمبر ۳۰۔ ۱۷؍اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۱)

جیسا کہ اس آیت کے عنوان سے ظاہر ہے میں نے آج کے خطبہ کا موضوع دعا ہی کو بنایا ہے اس سے پہلے بارہا قرآنی دعاؤں کے متعلق اور ان کی تفصیل کے متعلق بیان کیا جا چکا ہے۔ اب میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی وہ دعائیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مانگیں اور خود مانگیں۔ اشارۃً وہاں قرآن کا ذکر تو موجود ہے یا قرآن کی دعاؤں کا لیکن یہ ساری دعائیں آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے طور پر مانگا کرتے تھے۔

بخاری کتاب الایمان والنذر میں لکھا ہے عَنْ اَبِی هُرَيرةَ قَالَ قَالَ رُسُولُ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ، ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ ، حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ دو ایسے کلمات ہیں جو زبان پر بہت ہلکے ہیں مگر وزن کے لحاظ سے بہت بھاری ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔ وہ کیا کلمات ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ تو یہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ قرآن کریم میں آیات تو ہیں لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس پہلو سے ان کو بیان کرتے ہیں کہ یہ وہ آیات ہیں جو اگر پڑھی جائیں اور آنحضور کا دستور تھا کہ یہ تہجد میں ضرور پڑھا کرتے تھے اور ان کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ باقی دعاؤں کو قبول فرما لیتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی یہی دعائیں رؤیا میں دکھائی گئیں اور ساتھ یہ بتایا گیا کہ اس میں یہ زائد کر لیا کرو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّد۔ تو یہ پھر ایک مکمل دعا اپنی ذات میں بن جائے گی۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کا باقاعدہ اہتمام کیا کرتے تھے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ کے بارہ میں نہ بتاؤں۔ راوی کہتے ہیں یا حضور نے یہ فرمایا تھا کہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا یہ خزانہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ہے۔ (مسلم كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار)

حضرت شہر بن حوشبؓ سے روایت ہے جس کو میں اردو ترجمہ میں پڑھ دیتا ہوں ورنہ یہ پھر اصل عربی عبارت پڑھی گئی تو بہت دیر ہو جائے گی۔ حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ اے ام المومنین آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کے یہاں ہوتے تھے تو زیادہ تر کون سی دعا کرتے تھے۔ اس پر ام سلمہؓ نے بتایا کہ حضور علیہ السلام یہ دعا پڑھتے تھے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ۔ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضور سے اس دعا پر مداومت کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا اے ام سلمہ! انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے جس شخص کو ثابت رکھنا چاہے تو اس کو ثابت قدم رکھے اور جس کو ثابت قدم نہ رکھنا چاہے اس کو ٹیڑھا کر دے۔ (ترمذی ابواب الدعوات)۔ تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جن کے دل کے ٹیڑھا ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا اس کے باوجود اس قدر عاجزی اور انکسار سے خدا کے حضور دعا کیا کرتے تھے کہ میرا دل اگر سیدھا رہے گا تو تیری رضا کی وجہ سے ہی سیدھا رہے گا۔ جب تک تو راضی ہے میرا دل سیدھا رہے گا۔ جب تو نے آنکھیں پھیر لیں تو پھر یہ دل ٹیڑھا ہو جائے گا۔ اس لئے ہم لوگ عامۃ الناس جن کے دلوں کو ٹیڑھا کرنے کے ہزار مواقع پیدا ہوتے رہتے ہیں ان کو تو بہت باقاعدگی سے اپنے لئے یہ دعا کرنی چاہئے۔

ایک اور حدیث مسند احمد میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے آپؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ جس طرح تو نے میری شکل و صورت اچھی اور خوبصورت بنائی ہے اسی طرح میرے اخلاق و عادات بھی اچھے بنا دے۔

(مسند احمد جلد ٦ صفحه ١٥٠)

ایک روایت میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے میرے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس علم سے جو بے فائدہ ہو، اس دل سے جس میں تیرا خشوع نہیں، اس نفس سے جو سیر نہیں ہوتا اور اس دعا سے جو قبول نہیں ہوتی۔ (مسلم كتاب الذكر والدعاء. باب التعوذ من شر ما عمل و من شر ما لم يعمل)

ایک اور جامع دعا ریاض الصالحین کتاب الدعوات سے لی گئی ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ

عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ اس طرح دعا کیا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی کہ اے اللہ میں تیری رحمت کے موجبات، تیری مغفرت کے عزائم اور ہر گناہ سے سلامتی اور ہر نیکی سے وافر حصہ اور جنت کی کامرانی اور دوزخ سے نجات تجھ سے طلب کرتا ہوں۔

مسلم کتاب الذکر میں یہ روایت فروہ بن نوفل الاشجعی سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میں اس عمل کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو میں نے کیا ہے اور اس کے شر سے بھی جو میں نے نہیں کیا۔ (مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار)۔ آنحضور ﷺ کے تو کسی عمل میں شر نہ تھا، نہ آئندہ ہونا تھا مگر اس میں ہم لوگوں کے لئے نصیحت ہے کہ جو عمل شر والا کر بیٹھے ہوں اس کے نتیجہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی ضروری ہے لیکن جو عمل ابھی نہیں کیا اس کے شر اور اس کے نتیجے کے شر سے بھی خدا تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے۔

پھر مسلم کتاب الذکر میں یہ روایت حضرت عبداللہ، آنحضور ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تجھ سے ہدایت کا طلبگار ہوں اور تقویٰ اور پاکدامنی اور استغناء کا طلبگار ہوں۔ (مسلم کتاب الذکر والدعا والتوبۃ والاستغفار)

پھر یہ روایت مسلم کتاب الذکر سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تیری فرمانبرداری کرتا ہوں اور تجھ پر ایمان لاتا ہوں اور تجھ پر توکل کرتا ہوں اور تیری طرف جھکتا ہوں اور تیری مدد سے (دشمن) کا مقابلہ کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ میں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ تو مجھے گمراہی سے بچا۔ تو زندہ ہے جو کبھی نہیں مرے گا۔ جن و انس سب کے لئے فنا مقدر ہے۔

ریاض الصالحین کتاب الدعوات سے یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لی گئی ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ میں نے اپنا آپ تیرے سپرد کر دیا ہے اور میں تجھ پر ایمان لایا ہوں اور میں صرف تجھ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں اور میں تیری طرف جھکتا ہوں اور میں تیری خاطر جھگڑتا ہوں" یعنی میں اپنی خاطر نہیں جھگڑتا، تیری خاطر جھگڑتا ہوں "اور فیصلہ کے لئے تیری طرف آتا ہوں۔ پس تو مجھے بخش دے۔ میری وہ خطائیں جو مجھ سے سرزد ہو گئی ہیں اور جو مجھ سے ہونے کا امکان ہے اور جو خطائیں میں چھپاتا ہوں اور جو میں نے اعلانیہ کی ہیں۔ مُقَدِّم و مُؤخِّر تو ہی ہے۔ تیرے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ بعض روایوں نے اس پر یہ الفاظ زائد کئے ہیں آخر پر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہ کوئی قوت اور کوئی طاقت سوائے اللہ کے اذن کے نہیں ہے۔

ایک حدیث زید بن ارقم سے مسلم کتاب الذکر سے مروی ہے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ میں تم سے صرف وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے۔ آپ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ میں عاجز آجانے سے اور سستی سے اور بزدلی سے اور بخل سے اور بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ پس ایسے بڑھاپے سے بھی پناہ مانگنی چاہئے جس میں انسان عاجز آکر چھوٹے بچے کی طرح بیکار ہو جاتا ہے یعنی چھوٹے بچے کی طرح دوسروں پر سہارا کرتا ہے۔ "اے اللہ میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما اور اس کا تزکیہ فرما کہ تُو تزکیہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے"۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ایک وصف قرآن کریم میں مُزَکِّی بھی بیان ہے۔ تو یہ جو تزکیہ کیا کرتا تھا، اللہ سے تزکیہ چاہتا تھا تو تزکیہ کیا کرتا تھا۔ اور ہر کس و ناکس کے لئے اس میں یہ نصیحت ہے کہ تم تزکیہ کرنے کے اہل نہیں ہو سکتے جب تک کہ خود اللہ سے اپنا تزکیہ نہ چاہو۔ پھر فرماتے ہیں تو ہی اس کا ولی اور مولا ہے۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جس میں خشیت نہ ہو اور ایسے نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو"۔

(مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار)

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

بخاری کتاب الدعوات میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ جو ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کو زیبا ہے اور تمام تعریفوں کا وہی مستحق ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں اور اسی سے توبہ کی التجا کرنے والے ہیں۔ ہم اس کی عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنے وعدہ کو پورا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور تمام لشکروں کو اکیلے ہی شکست دی"۔ اس میں آنحضور ﷺ اور صحابہ جو شامل ہوا کرتے تھے آنحضور ﷺ کے نزدیک اس کا کوئی عملاً وجود نہیں تھا۔ خدا ہی ان کے لئے لڑتا تھا اور خدا ہی ان کو زورِ بازو عطا فرماتا تھا جس کے ذریعہ سے وہ دشمن پر غالب آجایا کرتے تھے۔ پس یہاں تیرے ساتھ نہیں فرمایا کہ ہم تیرے ساتھ مل کر لڑتے ہیں۔ فرمایا تو اکیلا ہی ہے جو ہمارے دشمنوں کو شکست دیتا ہے۔

مسلم کتاب الذکر میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ میرے لئے میرا دین سنوار دے جو کہ میرے ہر معاملہ میں میرے لئے باعث عصمت ہو اور میرے لئے میری دنیا کو بھی سنوار دے جو کہ میری زندگی گزرنے کی جگہ ہے اور میرے لئے میری آخرت سنوار دے جو کہ میرے لوٹنے کی جگہ ہے اور زندگی کو میرے لئے ہر خیر اور بھلائی میں بڑھنے کا موجب بنا اور موت کو میرے لئے ہر شر سے بچنے کا موجب بنا دے"۔ (مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار)۔ بدنصیب ہیں وہ لوگ جو موت کے وقت اپنے شر کے نتائج دیکھنے کے لئے بلائے جاتے ہیں تو آنحضور ﷺ فرماتے ہیں میں موت کے دروازے سے امن اور خیر میں داخل ہوں۔

مُعْتَمِر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے انسؓ بن مالک کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اے میرے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجز آجانے سے اور سستی سے اور بزدلی سے اور بخل سے اور بڑھاپے سے"۔ عاجز آجانے سے، یعنی دنیا میں اپنے کاموں میں عاجز آجاؤں کچھ بھی کوشش کروں تو اس کو پھل نہ لگے یہ مراد ہے عاجز آجانے سے۔ اور "سستی سے" اکثر لوگ سستی کی وجہ سے تباہ ہوتے ہیں گھروں میں پڑے رہتے ہیں، رسیاں توڑتے رہتے ہیں چارپائیوں کی اور کوئی کام نہیں کر سکتے تو اس سے بھی اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے "اور بزدلی سے" جہاں بہادری کا موقع ہے وہاں بہادری دکھانی چاہئے۔ جہاں بزدلی کا موقع ہے وہ صرف ان معنوں میں ہوتا ہے کہ شر سے بچنے کے لئے انسان وقتی طور پر ایک طرف ہٹ جائے یہ بزدلی نہیں ہوتی۔ تو آنحضور ﷺ حقیقی معنوں میں بزدلی سے پناہ مانگتے تھے "اور کنجوسی سے" جو آپ کی سرشت میں تھی ہی نہیں۔ "اور بڑھاپے" سے اس وقت تک آپ نے عمر پائی جو نہایت فعال عمر تھی اور اپنا کام دنیا میں مکمل کئے بغیر آپ رخصت نہ ہوئے۔ اس وقت خدا نے آپ کو بلایا جب آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدا اور بنی نوع انسان کے کام آچکا تھا۔ پھر فرماتے ہیں "میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں نیز زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ چاہتا ہوں"۔ (بخاری کتاب الدعوات)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپؐ یہ دعا مانگا کرتے تھے "اے اللہ میں عاجز آنے اور سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور چٹّی اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور آگ کے فتنے سے اور آگ کے عذاب سے اور تونگری کے فتنے سے" یعنی دولت بھی انسان کے لئے فتنہ بن جاتی ہے "تیری پناہ مانگتا ہوں۔ نیز میں تیری پناہ مانگتا ہوں غربت کے فتنے سے"۔ جہاں امیری انسان کے لئے فتنہ بنتی ہے وہاں غربت بھی فتنہ بن جایا کرتی ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا۔ تو بہت سے بڑے بڑے فتنے دنیا میں غربت کی وجہ سے پیدا ہوئے، فقر کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم امیری کے فتنے سے بھی پناہ مانگتے تھے اور غربت کے فتنے سے بھی۔

"اور دجال کے فتنے سے"۔ جو یہ زمانہ ہے اور دجال کا یہ فتنہ بھی امیری اور غریبی کا فتنہ ہی ہے بعض قومیں جو Capitalist ہیں وہ بہت زیادہ امیر اور اپنی امارت کے فتنہ میں مبتلا ہو کر ناکام ہو چکی ہیں اور بہت سی اشتراکی حکومتیں ہیں جو غربت کی کوکھ سے پھوٹی ہیں اور دونوں فتنے ہیں اور دونوں ہی دجال کے فتنے ہیں۔ پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کلام بہت مربوط ہوتا تھا۔ ایک آپ کی دعا کا ٹکڑا دوسری دعا کے ٹکڑے سے ملتا ہے اور غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کس قدر فصیح و بلیغ تھے اور کیسی فصیح و بلیغ دعائیں مانگا کرتے تھے۔ فرمایا امیری کے فتنے سے غربت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اے میرے اللہ میری خطائیں برف اور اولوں کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے ایسے پاک کر دے جیسے سفید کپڑے کو تو نے میل کچیل سے صاف کر دیا ہے۔ نیز میرے اور میری خطاؤں کے درمیان ایسی دوری ڈال دے جیسے تو نے مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ڈال دیا ہے"۔ (بخاری کتاب الدعوات)۔

اب اولوں اور برف کے پانی سے دھونے سے کیا مراد ہے۔ دراصل سب سے زیادہ شفاف پانی وہی ہوتا ہے جو اولوں اور برف کی صورت میں اترتا ہے۔ ہر قسم کی گندگی، ہر قسم کی کثافت اس میں سے بجلیاں جلا دیتی ہیں اور وہی شفاف پانی ہے جو دراصل صفائی کر سکتا ہے۔ تو حضرت اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بظاہر سائنس کا علم نہ رکھنے کے باوجود خدا تعالیٰ کی آواز میں بولتے ہیں اور وہی کلمات کہتے ہیں جو حیرت انگیز طور پر سائنس کے رازوں سے بھی پردہ اٹھا رہے ہیں ورنہ حضور یہ بھی تو فرما سکتے تھے اپنی طرف سے کہ صاف پانی سے دھودے۔ عام صاف پانی کہاں اور کہاں آسمان سے اترنے والا صاف پانی۔

بخاری کتاب الدعوات میں حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ حضور یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میری خطائیں اور میری بھول چوک اور اپنے معاملہ میں میری کمی بیشی کو معاف فرمادے۔ نیز ہر اس چیز کو بھی جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! میرے مزاح اور میری سنجیدگی (کے نتیجہ میں ہونے والی باتیں) نیز میری غلطی سے اور مجھ سے عمداً سرزد ہونے والے امور کو بھی بخش دے اور یہ سب کچھ مجھ میں موجود ہے۔ مطلب یہ ہے بھول چوک بھی ہوتی ہے مجھ سے اور سنجیدگی سے بھی بات کرتا ہوں۔ مزاح سے بھی بچوں اور پیارے بچوں سے دل لگا کر بات ایسی کرتا ہوں جو ان کو عقل دینے والی ہو، ان کو سمجھانے والی ہو۔ مقصد یہ نہیں ہوتا کہ ان کی دلآزاری کی جائے۔ تو یہ سارے مجھ میں موجود ہیں مزاح بھی اور سنجیدگی بھی اور ہر قسم کی باتیں۔ تو مجھ سے ان سب باتوں کی سزا کو معاف فرمادے، ان کے بدعمل سے مجھے محفوظ رکھ، اس کے نتیجوں سے مجھے محفوظ رکھ۔

پھر ترمذی کتاب الدعوات میں عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے۔ ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ داؤد ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ تھی کہ اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت کا طالب ہوں اور اس کی محبت کا طالب ہوں جس سے تو محبت کرتا ہے اور تجھ سے ایسے اعمال کا طلبگار ہوں جس سے تو محبت کرتا ہے اور تجھ سے ایسے اعمال کا طلبگار ہوں جو مجھے تیری محبت کے مقام تک پہنچا سکیں۔ اے اللہ مجھے اپنی محبت میری جان سے، میرے اہل سے اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب کردے۔

یہ ایک ایسی دعا ہے جو ہر شخص آسانی سے یاد کر سکتا ہے یعنی انہی الفاظ میں جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے استعمال فرمائے تھے اور بہت ہی عظیم الشان دعا ہے یہ۔ اصل الفاظ یہ ہیں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ وَاجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔

اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کرب کی حالت میں جو دعا مانگا کرتے تھے کسی قسم کی بے چینی اور کوئی دکھ لگا ہو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان کے مطابق حضور اکرم ﷺ کو جب کوئی پریشانی ہوتی یہ دعا کرتے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ۔ اے حی وقیوم خدا میں تیری رحمت کا طلبگار ہوں۔ یہ وہ دعا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ہمیشہ مانگی اور اس پر بہت زور دیا اور بار بار اپنی جماعت میں نصیحت کی کہ یہ دعا ضرور کیا کرو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ۔

بخاری کتاب الدعوات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ مشکل وقت میں یہ دعا مانگا کرتے تھے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ صاحب عظمت ہے اور حلیم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب بھی ہے۔

اب یہاں اس بات کو سمجھنا چاہئے کہ مختلف مواقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعائیں کچھ مختلف ہیں حالانکہ مضمون ایک ہی ہے۔ یعنی پریشانی کی حالت میں بعض صحابہ کے نزدیک ایک دعا مانگی، بعض کے نزدیک دوسری مانگی۔ غرضیکہ پریشانی کی حالت تو اپنی جگہ رہی لیکن دعائیں کچھ بدلتی رہیں جس کا غالباً ایک یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ مختلف پریشانیوں کی نوعیت کے مطابق آپ کی دعا بدل جایا کرتی تھی۔ ہر پریشانی کی ایک نوعیت نہیں ہوتی۔ کئی قسم کی پریشانیاں آپ کو لاحق تھیں۔ بنی نوع انسان کی، ہمارے زمانہ کی پریشانیاں بھی، قیامت تک کے آنے والے وبالوں کی پریشانیاں بھی۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جو بھی دعا پریشانیوں کے دور کرنے کے لئے کرتے تھے وہ حالات کے مطابق دعا کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ سے یہ مروی ہے اِذَا حَزَبَہٗ اَمْرٌ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ۔ یعنی جب آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو شدید پریشانی ہوتی تو کہتے تھے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ عرش کریم کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔ پھر آپ دعا کیا کرتے تھے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ من مسند بنی ہاشم)

کسی کام کا ارادہ کرنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطابق یہ تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بھی کسی اہم کام کے کرنے کا ارادہ فرماتے تھے تو یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ یعنی اے اللہ تو اس کام میں میرے لئے خیر و برکت رکھ دے اور میرے لئے اسے چن لے۔ اِخْتَار کا مطلب چننا ہے۔

ابوداؤد کتاب الادب میں ایک روایت حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے۔ "اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ میں گمراہ ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اسی طرح گمراہ کئے جانے سے بھی پناہ مانگتا ہوں"۔ یعنی خود گمراہ ہوں یا کوئی مجھے گمراہ کردے۔ "پھسلنے اور پھسلائے جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔ خود غلطی کروں یا کوئی اور مجھے پھسلا دے۔ "ظالم اور مظلوم بننے سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔ نہ میں کسی پر ظلم کرنے والا ہوں نہ کوئی مجھ پر ظلم کرنے والا ہو۔ "اور اس بات سے کہ میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں اور اس پر زیادتی کروں یا مجھ سے ایسا نارواسلوک کیا جائے"۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب ما یقول الرجل اذا خرج من بیتہ)

ترمذی کتاب الدعوات میں حضرت ابوامامہ سے روایت ہے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت زیادہ دعائیں کیں۔ مگر ہمیں کچھ بھی یاد نہیں رہا۔ اب یہ جو دعائیں ہیں آنحضور ﷺ کی یہ تو وہ چند دعائیں میں پیش کر رہا ہوں جو وقت کی نسبت سے میں نے چنی ہیں لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تو ساری رات بھی دعاؤں میں بسر ہوتی تھی۔ آنکھ کھلتی تھی تو دعا کرتے ہوئے کھلتی تھی، سوتے میں دعا کیا کرتے تھے، جاگتے میں دعا کیا کرتے تھے، اٹھتے میں دعا کرتے تھے، بیٹھتے میں دعا کرتے تھے۔ پس حضور اکرم ﷺ کی ساری دعائیں کس کو یاد رہ سکتی ہیں۔ لیکن اس کا حل بھی تو خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہی بیان فرمادیا اور بہت ہی پیارا حل تجویز فرمایا۔ میں آپ کے سامنے یہ رکھتا ہوں۔

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت زیادہ دعائیں کیں مگر ہمیں کچھ بھی یاد نہیں رہا۔ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اتنی دعائیں، اتنی دعائیں! کون ہر وقت یاد رکھ سکتا ہے۔ تو ابوامامہ نے صاف بات کی۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! آپؐ نے بہت کثرت سے دعائیں کی ہیں مگر ہمیں تو کچھ بھی یاد نہیں رہا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کیا میں آپ کو ایسے کلمات نہ بتاؤں جو ان سب دعاؤں کے جامع ہوں، جو میں نے دعائیں کی ہیں ان سب کو اکٹھا کردیں، ان کا نچوڑ ہو، ایسی دعا نہ سکھاؤں؟ تو انہوں نے کہا ہاں رسول اللہ!۔ فرمایا تم کہو اے اللہ میں تجھ سے اس خیر کا طالب ہوں جو تجھ سے تیرے نبی محمد ﷺ نے طلب کی۔ اور ان چیزوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جن کے شر سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ مانگی۔ تو ہی ایسا وجود ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے اور اپنے مطالبات تجھ تک ہی پہنچائے جاتے ہیں۔ اور نیکی بجا لانے اور برائی سے بچنے کی کوئی طاقت نہیں سوائے اللہ کی مدد کے۔

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض تحریریں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعاؤں کے متعلق ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو دعائیں کرتے رہے وہ بھی اسی طرح بے شمار ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مانگیں اور ان کا یاد رکھنا بھی سب کے لئے ممکن نہیں۔ پس ان دعاؤں کے وقت بھی یہی دعا کرنی چاہئے کہ جیسے تیرے بندے غلام احمد نے تیرے حضور دعائیں کی تھیں دن کو بھی اور رات کو بھی، ہر مسئلے میں، ہر مشکل کے وقت ہمیں بھی ویسی ہی دعاؤں کی توفیق عطا فرما۔ اور وہ دعائیں جو آپ نے مانگیں گویا ہم نے بھی وہی مانگی ہیں۔ پس یہ وہ طریق ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ
سلامی اور شنکن
(SALAMI & SHINKEN)
عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون
احمد برادرز
خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں
آج ہی رابطہ کیجئے
CH.IFTIKHAR & BROTHERS
TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

اولین کو بھی سکھا گئے اور آخرین کو بھی۔

"آنحضرت ﷺ کی دعائیں دنیا کے لئے نہ تھیں بلکہ آپ کی دعائیں یہ تھیں کہ بت پرستی دور ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی توحید قائم ہو اور یہ انقلاب عظیم میں دیکھ لوں کہ جہاں ہزاروں بت پوجے جاتے ہیں وہاں ایک خدا کی پرستش ہو۔ پھر تم خود ہی سوچو اور مکہ کے انقلاب کو دیکھو جہاں بت پرستی کا اس قدر چرچا تھا کہ ہر ایک گھر میں بت رکھا ہوا تھا۔ آپ کی زندگی ہی میں سارا مکہ مسلمان ہو گیا اور ان بتوں کے پجاریوں ہی نے ان کو توڑا اور ان کی مذمت کی۔ یہ حیرت انگیز کامیابی، یہ عظیم الشان انقلاب کسی نبی کی زندگی میں نظر نہیں آتا جو ہمارے پیغمبر ﷺ نے کر کے دکھایا۔ یہ کامیابی آپ کی اعلیٰ درجہ کی قوت قدسی اور اللہ تعالیٰ سے شدید تعلقات کا نتیجہ تھا"۔

(ملفوظات جلد سوم جدید ایڈیشن صفحہ ۵۲۴-۵۲۵)

اگر اللہ تعالیٰ سے انسان قوت قدسی نہ مانگے اور مدد نہ مانگے بت شکنی میں تو آدمی کے نفس کے بت بھی نہیں ٹوٹتے۔ ہزاروں بت چھپے ہوئے ہیں ایک کے بعد دوسرے۔ اس لئے وہی دعائیں کرنی چاہئیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی متابعت میں کیں۔

پھر آنحضورؐ کی دعاؤں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"ابتدائے اسلام میں بھی جو کچھ ہوا وہ آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کا نتیجہ تھا جو کہ مکہ کی گلیوں میں خدا تعالیٰ کے آگے رو رو کر آپ نے مانگیں۔ جس قدر عظیم الشان فتوحات ہوئیں کہ تمام دنیا کے رنگ ڈھنگ کو بدل دیا وہ سب آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کا اثر تھا۔ ورنہ صحابہ (رضوان اللہ) کی قوت کا تو یہ حال تھا کہ جنگ بدر میں صحابہ کے پاس صرف تین تلواریں تھیں اور وہ بھی لکڑی کی بنی ہوئی تھیں۔ قوم کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے تقویٰ اور طہارت کو اختیار کرے اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے تب ہی کچھ بن سکے گا"۔ (ملفوظات جلد پنجم، جدید ایڈیشن صفحہ ۵۹)

پھر فرماتے ہیں: "جو تضرع اور زاری آپ نے اس مکی زندگی میں کی ہے وہ کبھی کسی عاشق نے اپنے محبوب و معشوق کی تلاش میں نہیں کی اور نہ کر سکے گا۔ پھر آپ کی تضرع اپنے لئے نہ تھی بلکہ یہ تضرع دنیا کی حالت کی پوری واقفیت کی وجہ سے تھی۔ خدا پرستی کا نام و نشان چونکہ مٹ چکا تھا اور آپ کی روح اور خمیر میں اللہ تعالیٰ میں ایمان رکھ کر ایک لذت اور سرور آ چکا تھا اور فطرتاً دنیا کو اس لذت اور محبت سے سرشار کرنا چاہتے تھے۔ ادھر دنیا کی حالت کو دیکھتے تھے تو ان کی استعدادیں اور فطرتیں عجیب طرز پر واقع ہو چکی تھیں اور بڑے مشکلات اور مصائب کا سامنا تھا۔ غرض دنیا کی اس حالت پر آپ گریہ وزاری کرتے تھے اور یہاں تک کرتے تھے کہ قریب تھا کہ جان نکل جاتی۔ اسی کی طرف اشارہ کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔ یہ آپ کی متضرعانہ زندگی تھی اور اسم احمد کا ظہور تھا اس وقت آپ ایک عظیم الشان توجہ میں پڑے ہوئے تھے۔ اس توجہ کا ظہور مدنی زندگی اور اسم محمد کی تجلی کے وقت ہوا جیسا کہ اس آیت سے پتہ لگتا ہے وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۷۸-۱۷۹)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ آخری اقتباس بہت پر زور ہے اور جتنی دفعہ یہ پڑھا جائے اس کی لذت کم نہیں ہوتی، ہمیشہ کے لئے زندہ رہنے والا کلام ہے۔ فرماتے ہیں:

"جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرتِ قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں"۔ یہی دعا سے مراد خصوصی کوئی دعا نہیں بلکہ دعا ہی ہے یعنی مطلب یہ ہے کہ جتنی بھی دنیا میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں، جتنے بھی اولیاء کرامتیں دکھلاتے ہیں وہ دعا ہی کے نتیجہ میں ایسا کرتے ہیں۔

فرمایا: "وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امّی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَ غَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَى الْاَبَدِ" (برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۱۰-۱۱)۔ یعنی اے میرے اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پر درود بھیج اور برکتیں نازل فرما۔ کس حد تک۔ جس حد تک آپ کا ہم اور غم دنیا کے لئے تھا اور حزن ایسا جو اپنی امت کے لئے ہمیشہ کے لئے تھا، قیامت تک کے لئے اپنی امت کے لئے آپ کا دل غمگین رہتا تھا کہ یہ کہیں بے راہرو نہ ہو جائے۔ پس اسی طرح محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پر بھی اپنی رحمت کے انوار ابدالآباد تک نازل کرتا رہ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۞۞۞......۞۞۞......۞۞۞

علامہ اقبال اور ضرورت مصلح

(تحریر فرمودہ: مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل (مرحوم))

علامہ اقبال پروفیسر نکلسن کو اپنے مکتوب میں رقمطراز ہیں:

"ہمیں ایک ایسی شخصیت کی ضرورت ہے جو ہمارے معاشرتی مسائل کی پیچیدگیاں سلجھائے اور بین المللی اخلاق کی بنیاد مستحکم واستوار کر دے"۔

(دیکھئے مکاتیب اقبال صفحہ ۴۶۰ تا ۴۶۴)

اور پھر اسی خط میں پروفیسر مکینزی کی کتاب انٹروڈکشن ٹو سوشیالوجی کے دو پیراگراف لکھتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ دو پیراگراف کس قدر صحیح ہیں۔ انہیں لفظ بلفظ نقل کر دیتا ہوں:

(۱) "غالباً ہمیں پیغمبر سے بھی زیادہ عہد نو کے شاعر کی ضرورت ہے یا ایک ایسے شخص کی جو شاعری اور پیغمبری کی دوگونہ صفات سے متصف ہو"۔

(۲) "ہمیں ایسے شخص کی ضرورت ہے جو درحقیقت روح القدس کا سپاہی ہو"۔

یہ پیراگراف درج کرنے کے بعد علامہ اقبال تحریر فرماتے ہیں:

"میرے افکار کا مطالعہ کریں۔ ہمارے عہد نامے اور پنچائتیں جنگ و پیکار کو صفحہ ہستی سے محو نہیں کر سکتیں کوئی بلند مرتبہ شخصیت ہی ان مصائب کا خاتمہ کر سکتی ہے اور اس شعر میں مَیں نے اسی کو مخاطب کیا ہے۔

باز در عالم بیار ایامِ صلح
جنگجوئیاں را بدہ پیغامِ صلح

(مکاتیب اقبال جلد ۱ صفحہ ۴۶۰ تا ۴۶۴)

کہ پھر دنیا میں صلح کے ایام لا اور جنگجو قوموں کو صلح کا پیغام دے۔

پھر مکاتیب اقبال جلد ۱ صفحہ ۴۱ میں لکھتے ہیں:

"کاش کہ مولانا نظامی کی دعا اس زمانے میں مقبول ہو اور رسول اللہ صلعم پھر تشریف لائیں اور ہندی مسلمانوں پر اپنا دین بے نقاب کریں"۔

یہ ضرورت نبوت کے قائل ہونے کا علامہ اقبال جیسے آدمی کی طرف سے واضح اعتراف ہے۔ ان کے نزدیک دنیا میں روحانی انقلاب پیدا کرنا علماء کے بس کی بات نہیں کیونکہ اپنے زمانہ کے علماء کی حالت کا نقشہ وہ یوں کھینچتے ہیں۔

مولوی بیگانہ از اعجازِ عشق
ناشناس نغمہ ہائے سازِ عشق

(اسرار ورموز صفحہ ۱۸)

مولوی عشق کے معجزے سے بیگانہ ہے اور عشق کے ساز کے نغموں سے ناشناس ہے۔ واعظوں، شیوخ اور صوفیاء کا حال دگرگوں یوں بیان کرتے ہیں۔

شیخ در عشقِ بتاں اسلام باخت
رشتۂ تسبیح را زنار ساخت

(اسرار ورموز صفحہ ۷۹)

شیخ نے بتانِ مجازی کے عشق میں اسلام کو ہار دیا ہے اور تسبیح کے رشتہ کو زنار بنا دیا ہے۔

واعظاں ہم صوفیاں منصب پرست
اعتبارِ ملتِ بیضا شکست

واعظ اور صوفی منصب پرست ہو گئے ہیں اور انہوں نے ملتِ بیضا کا اعتبار توڑ دیا ہے۔

واعظ ما چشم بر بتخانہ دوخت
مفتیٔ دینِ مبیں فتویٰ فروخت

ہمارے واعظ نے نگاہ بتخانہ پر جما دی ہے تو مفتیٔ دین نے فتویٰ فروخت کرنا شروع کر دیا ہے۔

چیست یاراں بعد ازیں تدبیر ما
رخ سوئے میخانہ دارد پیر ما

اے دوستو! اس کے بعد اب ہماری کیا تدبیر ہو سکتی ہے۔ ہمارے پیر صاحب تو میخانہ کی طرف رخ کئے ہوئے ہیں۔ (اسرار و رموز صفحہ ۷۹)

اس کا علاج یہی تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی توجہ روحانی سے آپ کا کوئی ظل اور بروز ظاہر ہو کر روحانی انقلاب کی نئے سرے سے بنیاد رکھتا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے عین وقت پر مسیح موعود کو بھیج کر امت محمدیہ کی دستگیری فرمائی۔ حضرت مرزا صاحبؑ فرماتے ہیں۔

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

(ماخوذ از کتاب "شان خاتم النبیین" صفحہ ۸۱-۸۳)

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

جماعت احمدیہ ہالینڈ کے ۲۱ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی بابرکت شمولیت،

مجالس سوال وجواب، مجلس عرفان، اور روح پرور خطابات

(رپورٹ: صداقت احمد شاهد۔ مربی سلسله هالینڈ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ہالینڈ کا ۲۱واں جلسہ سالانہ مورخہ ۲۱ر، ۲۲ر اور ۲۳ر اپریل ۲۰۰۰ء، بروز جمعہ، ہفتہ اتوار نن سپیٹ میں کامیابی کے ساتھ انعقاد پذیر ہوا۔ الحمدللہ

جلسہ سالانہ کا امتیازی پہلو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ازراہ شفقت شرکت فرما کر اس کی رونق کو چار چاند لگانا ہے۔ اس جلسہ میں ہالینڈ کے علاوہ جرمنی، بلجیم، فرانس، کینیڈا، امریکہ، سویڈن اور ناروے وغیرہ کے ممالک نے کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شریک ہو کر اس کی برکات سے حصہ پایا۔ شعبہ رجسٹریشن کے ریکارڈ کے مطابق امسال ایک ہزار ایک سو ساٹھ (۱۱۶۰) افراد نے جلسہ میں شرکت کی جو کہ پچھلے جلسہ سالانہ کی حاضری کے دوگنا سے بھی زیادہ ہے۔ نن سپیٹ کے میئر بھی جذبۂ خیر سگالی کے تحت پہلے جلسہ گاہ اور پھر بیت النور تشریف لائے۔

مکرم و محترم امیر صاحب نے مکرم ڈاکٹر محمد امجد صاحب کو جلسہ سالانہ سے قریباً تین ماہ قبل افسر جلسہ سالانہ مقرر فرمایا اس کے بعد ایک پانچ ممبران پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے باہمی مشورہ کے بعد جلسہ سالانہ کے انتظامات کی باحسن انجام دہی کے لئے مختلف شعبہ جات کے ناظمین کا تقرر کر کے مکرم و محترم امیر صاحب ہالینڈ سے منظوری حاصل کی۔

جلسہ سالانہ کے انعقاد سے چند دن پہلے ہی بیت النور اور اس کے ماحول کی صفائی اور تزئین کا کام شروع کر دیا گیا۔ اس میں خدام، اطفال اور لجنہ کی ٹیموں نے کلیدی کردار ادا کیا۔ بیت النور کے احاطہ کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور استقبالیہ بینرز سے سجایا گیا۔

امسال پہلی دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانوں کی غیر معمولی متوقع آمد کے پیش نظر نن سپیٹ میں ہی بیت النور سے قریباً دو کلومیٹر پر ایک سپورٹس ہال کرائے پر لیا گیا۔ اور مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہیں اسی ہال میں بنائی گئیں۔ احباب کے قیام وطعام کا انتظام بیت النور ہی میں کیا گیا۔

ہالینڈ کے طول وعرض اور ہمسایہ ممالک سے لوگ جلسہ سے ایک دن پہلے ہی پہنچنا شروع ہو گئے۔ ان کے قیام وطعام اور استقبالیہ کے لئے متعلقہ شعبہ جات کی ٹیمیں پہلے سے ہی نہایت مستعدی سے خدمت کے لئے موجود تھیں۔

جلسہ گاہ کی تزئین اور آرائش اور اسی طرح اس کی صفائی کے معیار کو برقرار رکھنے کے لئے خدام نے بڑی لگن اور خلوص سے کام کیا۔ خدام کی محنت اور چابک دستی کو دیکھ کر ہال کا مینجر بھی بے اختیار تعریفی کلمات کے اظہار پر مجبور ہو گیا۔

جلسہ سالانہ خدا کے فضل سے محبت، بھائی چارے، اخلاص اور قربانی کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ حضور انور نے بھی جلسہ کے جملہ انتظامات کو سراہا اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ الحمد للہ علی ذلک

۲۱/اپریل جمعة المبارک

ساڑھے دس بجے مکرم و محترم امیر صاحب کے جلسہ کے انتظامات کے معائنہ اور کارکنان کو بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کے پروگرامز کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اس کے بعد دوپہر پونے دو بجے پرچم کشائی کا پروگرام تھا جو بیت النور میں ہی ہوئی۔ لوائے احمدیت حضور انور ایدہ اللہ نے اور ہالینڈ کا پرچم مکرم امیر صاحب نے رسیاں کھینچ کر فضا میں بلند کیا۔ بعدہ حضور انور ایدہ اللہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ کے ساتھ آپ نے جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا۔ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوا۔

اسی دن شام چار بجے ایک اجلاس رکھا گیا تھا جس میں تلاوت اور نظم کے بعد دو تقاریر تھیں۔ پہلی تقریر ڈچ زبان میں مکرم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ ہالینڈ نے "اسلام ایک امن پسند مذہب" کے موضوع پر کی۔ بعد میں اردو بولنے والے احباب کے استفادہ کے لئے اردو زبان میں اس کا خلاصہ پیش کیا گیا۔ دوسری تقریر مکرم نصیر احمد شاہد مبلغ سلسلہ بلجیم نے اردو زبان میں "یورپین معاشرہ اور اسلامی اقدار" کے موضوع پر کی۔ اس تقریر کا رواں ترجمہ ڈچ اور انگریزی میں کیا گیا۔

تبلیغی نشست
فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ

شام سات بجے فرانسیسی بولنے والے غیر احمدی مسلمان مہمانوں کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ سوال وجواب کی ایک مجلس منعقد ہوئی۔ اس پروگرام کی کامیابی کے لئے جلسہ سے پہلے مکرم امیر صاحب، مکرم مشنری انچارج صاحب اور نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے ہالینڈ کی جماعتوں کا دورہ کیا اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں زیر تبلیغ افراد کو اس تبلیغی نشست میں لانے کے لئے احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ ۶۰ مہمانوں نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ حضور انور نے انگریزی زبان میں حاضرین کے سوالات کے جوابات دئے۔ مکرم نصیر احمد شاہد مبلغ سلسلہ بلجیم کو فرانسیسی زبان میں ترجمانی کا فریضہ سرانجام دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ مجلس نہایت کامیاب رہی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۲۰ احباب کو بیعت کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

۲۲/اپریل بروز ہفتہ

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آغاز بھی جماعتی روایات کے مطابق نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن دیا گیا۔

۱۰ بجے اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم نصیر احمد صاحب شاہد مبلغ سلسلہ بلجیم کی زیر صدارت ہوا جس میں دو تقاریر رکھی گئیں۔ پہلی تقریر مکرم عبدالحمید فان درفیلدن صاحب کی "حقیقی مسیح آچکا" کے موضوع پر ڈچ زبان میں تھی۔ احباب نے ان کی تقریر کو بہت پسند کیا۔ اس تقریر کا اردو، انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں ترجمہ بھی کیا گیا۔ بعد میں مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب نائب امیر و مشنری انچارج نے اردو زبان میں "حضرت مسیح موعودؑ کا اہل خانہ سے حسن سلوک" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کا رواں ترجمہ بھی ڈچ اور انگریزی زبانوں میں ساتھ ساتھ کیا گیا۔

چلڈرن کلاس

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہالینڈ کے بچوں اور بچیوں کی ایک کلاس کا خصوصی پروگرام بھی رکھا گیا۔ اس میں بچوں اور بچیوں نے تقاریر اور مضامین پڑھنے کے علاوہ اپنی سریلی اور میٹھی آواز میں نظمیں بھی پیش کیں۔

حضور ایدہ اللہ کا
لجنہ اماء اللہ سے خطاب

دوسرے دن کے پروگرام میں حسب سابق حضور انور ایدہ اللہ کا لجنہ سے خطاب بھی تھا۔ یہ خطاب مردانہ جلسہ گاہ میں براہ راست ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا۔

حضور انور نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اللہ کے فضل کے ساتھ لجنہ کا یہ اجتماع کئی پہلوؤں سے کامیاب ثابت ہوا ہے۔ اول یہ کہ لجنہ ہالینڈ کی حاضری ناصرات کو ملا کر کسی زمانے میں مرد و عورتوں سب کو ملا کر اس حاضری سے آدھی بھی نہیں ہوا کرتی تھی۔ اور دوسرے یہ کہ غیر ممالک سے بھی خواتین تشریف لائی ہیں ان کی تعداد ا۳ ہے۔

حضور نے فرمایا جن لوگوں نے کہا ہے کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر استقامت سے اس پر قائم ہو گئے ان پر اللہ کے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس دنیا میں اور اور آنے والی دنیا میں بھی تمہارے ساتھ ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ لجنہ اور مردوں دونوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس پیغام کو سمجھیں۔ مجھے پریشانی کے خطوط ملتے ہیں کہ اب ہمیں نکال دیا گیا ہے یا نکال دئے جائیں گے، واپس ملک بھیج دئے جائیں گے۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ جو ہمارا رب ہے وہ وہاں بھی ہمارا رب ہے۔ ضروری بات یہ ہے کہ پورے اعتماد سے کہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ ہر جگہ ایک ہی رب ہے۔ جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔

حضور نے فرمایا ہم لوگ گھبراتے ہیں اور ان کی پریشانی بعض دفعہ شرک پر منتج ہو جاتی ہے۔ پھر انہیں جھوٹ بولنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ وہ رزق کی خاطر جھوٹ بول جاتے ہیں اور اپنی عاقبت گندی کر لیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا میں نے پہلے بھی سمجھایا ہے اور اب بھی ضرورت ہے سمجھانے کی، ہرگز اس بات کی فکر نہ کریں۔ گندا رزق کھانے کا کیا فائدہ۔ سوچ سمجھ کر اور یقین سے کہا کریں کہ اللہ ہمارا رب ہے جب پورے خلوص سے ایسا کہیں گے تو بعض اوقات بے شک ابتلا بھی آئیں، آندھیاں اور جھکڑ بھی چلیں جو پاکیزہ کلمات کے درخت کو اکھیڑنے کی کوشش کریں تو جو کمزور ہیں وہ مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ وہ شجر جو طیبہ بننے کی بجائے شجر خبیثہ بن کر دنیا میں لڑھکتے پھرتے ہیں۔ اصل بات تو آخرت کی ہے۔ یہ نہ سوچیں کہ یہ اللہ کا وعدہ ہے پورا ہو یا نہ ہو، اس دنیا میں پورا ہو یا اگلی دنیا میں۔ یہ بات نہیں۔ اسی دنیا میں یہ وعدہ پورا ہو گا۔ اللہ فرماتا ہے جو اللہ پر یقین رکھتے ہیں ان پر فرشتے کثرت سے نازل ہوتے ہیں جو پیغام دیتے ہیں کہ ہم اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی تمہارے ساتھی ہیں۔ پس جس کی دنیا کی زندگی میں فرشتے ساتھ ہوں یہ اس بات کی ضمانت ہے کہ آخرت میں بھی فرشتے اسکے ساتھ ہوں گے۔ وہ لوگ خوش قسمت ہیں کہ ایسے فرشتوں کی آواز سنتے ہیں خواہ خوابوں میں یا کشوف میں یا الہام کے ذریعے۔ جب تک بات پوری نہ ہو خدا کی طرف سے یقین نہ ہو اس وقت تک انجام بخیر کا اطمینان نہ کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بہت سے احمدی ایسے ہیں جو استقامت پر قائم ہوئے ان پر فرشتے بھی اترتے ہیں کثرت سے لوگ لکھتے ہیں جن کی باتوں سے یقین ہوتا ہے کہ جو نازل ہوا وہ اللہ کا کلام تھا اللہ کے فضل کے ساتھ جو کلام آتا ہے اس سے مزید استقامت حاصل ہوتی ہے۔ بس آپ کو کیا فکر ہے اگر نکال دیا تو۔ اگر زبردستی نکال دینا ان کے بس کی بات ہوتی تو کوئی بات بھی تھی۔ یہ تو اللہ کے بس کی بات ہے۔ جس کو اللہ نہ ہٹانا چاہے اسے کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا۔ بہت سے ہیں جن کو یقین ہے کہ خدا کی مرضی کے بغیر کوئی ایک ملک سے دوسرے ملک میں نہیں بھیج سکتا۔ بعض ایسے لوگوں کی اللہ نے حیرت انگیز طور پر مدد کی۔ ابتلا آیا، مگر اللہ نے ان کو محفوظ رکھا۔ حکومت آخری فیصلہ کر چکی تھی کہ ان کو واپس بھجوا دینا ہے۔ پھر اللہ کی طرف سے ان کی تائید میں ایسی بات سامنے آگئی کہ یہاں یا کسی دوسرے مغربی ملک میں پناہ مل گئی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کسی صورت میں مایوس نہ ہوں۔ یہ کفر ہے۔ یہ شیطان کی صفت ہے۔ جب آپ خدا کے فضلوں سے مایوس نہیں ہونگے تو اللہ دعا بھی قبول کرے گا۔ وہ بھی قبول کرے گا جو ان کہی دعائیں ہیں۔ جو دل سے اٹھتی ہیں مگر ابھی لفظوں میں تبدیل نہیں ہوئی ہوتیں کہ اللہ ان کو قبول کر لیتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ صرف اپنے لئے اور اپنوں کے لئے ہی دعا نہ مانگیں غیروں کے لئے بھی مانگیں۔ کتنے لوگ فلاکت زدہ ہیں۔ مصیبتوں سے دنیا بھری پڑی ہے۔ آپ غور کریں تو آپ ہزاروں لاکھوں سے بہتر ہیں۔ زمبابوے میں

کیا ہو رہا ہے۔ کوسووا میں کتنے بھیانک مظالم ہوئے، چیچنیا میں جو ظلم ہوئے ان پر نگاہ کریں۔ ننگے سر عورتیں، چادریں اتری ہوئی، بچوں کو سنبھالے ہوئے بھاگی جارہی ہیں اور پھر وہ بھی دشمن کا نشانہ بن کر ہلاک ہو جاتی ہیں۔ بچوں کو ماؤں اور ماؤں کو بچوں کی خبر نہیں۔ ان کے لئے بھی دل کو دردمند کریں۔ جہاں اپنے لئے دعا کریں وہاں دکھے ہوئے دلوں کے لئے بھی دعا کریں خواہ ان کا کوئی مذہب ہو۔ غم اور دکھ کا کوئی مذہب کوئی رنگ نہیں ہوتا۔ تمام انسانوں کے دکھ برابر ہیں۔ جب خدا بندوں کا غمگسار ہو جائے تو وہ سب سے بہتر غمگسار ہے۔ دنیا کے غم تو لوگوں کو پاگل کر دیتے ہیں۔ جوان بچے فوت ہو جاتے ہیں، حادثات ہو جاتے ہیں، چین نہیں آتا۔ ان کو سوچنا چاہئے کہ ایسی بھی عورتیں ہیں جن کا سب کچھ جاتا رہا۔ خاوند بھائی بچے سب چلے گئے۔ آنحضرت ﷺ نے اس موقع کے لئے نصیحت فرمائی کہ اپنے سے نیچے نگاہ کرو اس سے صبر کی توفیق ملے گی۔ اگر اپنے سے اوپر نگاہ کرو گے تو حسد یا رشک کا شکار ہو گے مگر ہاتھ کچھ نہ آئے گا۔ لاکھوں لوگ تو فاقوں کا شکار ہیں۔ بے شمار عورتیں اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے بچوں کو بھوکا مرتے دیکھتی ہیں۔ اپنے ہاتھ سے دفناتی ہیں۔ ان پر بھی نظر رکھ کر رَبُّنَا اللّٰہ کہو۔ پھر رب سے شکوہ کیسا جب کہہ دیا کہ۔

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

یہ دل کی آواز ہے جو ہر مومن کے دل سے اٹھنی چاہئے۔ اسی میں نجات ہے اور کسی میں نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بہت سے غم زدہ لوگ میرے پاس آتے ہیں یوں لگتا ہے کہ ان کا غم ٹل سکتا ہی نہیں۔ جب میں پیار اور محبت سے ان کو بتاتا ہوں کہ دنیا چند روزہ ہے یہ ساری باتیں خواب بن جائیں گی۔ آخرت کا جو گھر ہے وہ ہے جہاں مستقل قیام ہے اس کا بھی فکر کریں۔ ان آیات میں بھی بتایا گیا ہے کہ آخرت میں بھی فرشتے ساتھ ہونگے۔ آخرت بھی سنور جائے گی۔

حضور نے فرمایا امید ہے کہ آپ اللہ کے فضلوں پر توکل کرنے والی بہادر احمدی عورتیں بنیں گی۔ بزدل مردوں اور عورتوں کی ہمیں ضرورت نہیں۔ خدا کی راہ میں بہادر بننا بڑی بات ہے۔ آنحضرت ﷺ کی جو دعائیں میں نے آپ کو خطبہ میں بتائی ہیں ان میں آنحضرت ﷺ نے بزدلی سے پناہ مانگی ہے۔ آپ بھی بہادر بنیں۔ دنیا تو چند روزہ ہے اور پھر اس سے بھاگ کر آپ کہاں جائیں گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پہلے بھی میں نے یہ مثال بیان کی ہے مگر یہ مثال ایسی ہے کہ پھر بیان کرنے کے لائق ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے کشمیر کے ایک ایسے درویش سادھو کا ذکر کیا جو فقر وفاقہ میں مبتلا تھا۔ ہر وقت سر جھکائے بیٹھا ہوتا تھا۔ غم کے سوا اس کے پاس کچھ نہ تھا۔ لنگوٹی پہنے فکروں کے پہاڑ تلے سر دئے بیٹھا رہتا تھا۔ ایک دن دیکھا کہ وہ خوشیوں سے اچھل رہا ہے، چھلانگیں مار رہا ہے۔ حضرت خلیفہ اولؓ نے پوچھا بابا!! ایک ہی لنگوٹی ہے وہی فاقے ہیں۔ اب تمہیں کیا خزانہ مل گیا ہے کہ اس قدر چھلانگیں لگا رہے ہو۔ اس نے جواب دیا کہ جس کی ساری امیدیں پوری ہو جائیں وہ کیوں نہ خوشی سے اترائے؟ حضرت خلیفہ اولؓ نے پوچھا آپ کی ساری امنگیں کس طرح پوری ہو گئیں؟ اس نے جواب دیا جس کی امنگ ہی کوئی نہ رہے تو ساری پوری ہو گئیں۔ حضور نے فرمایا یہ قناعت کا طریقہ ہے۔ بلند امنگیں چھوڑ کر قناعت اختیار کریں۔ جو خدا نے دیا ہے اس پر راضی رہیں۔ اس بات کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ زیادہ کی خاطر راضی نہ ہوں، کم سے کم پر راضی رہیں کہ دوسروں سے بہتر ہیں۔ پھر اس فقیر کی طرح اچھلیں۔ غالب نے کہا۔

گر تجھ کو ہے یقینِ اجابت دعا نہ مانگ
یعنی بغیر یک دل بے مدعا نہ مانگ

امید ہے کہ لجنہ ہالینڈ اور دوسری لجنات اور مرد جو اس خطاب کو سن رہے ہیں اس بات کو پلے باندھ لیں گے اور نہیں چھوڑیں گے۔ استقامت یہی ہے کہ جو نیکی ہاتھ آجائے اس کو نہیں چھوڑنا۔ عروۃ الوثقیٰ والا ہاتھ ڈالنا ہے کہ جس کو ہاتھ پڑ جائے نہ چھوڑو۔ امید ہے کہ آپ اس نصیحت کو پلے باندھیں گے اور امید ہے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ بے انتہا جزا آپ کو عطا کرے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مجھے بعض ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بعض خواتین جو باہر سے آئی ہیں وہ پردے کا بالکل لحاظ نہیں کر رہیں۔ کوٹ پتلون پہن کر مٹک مٹک کر چلتی ہیں۔ حیا کا کوئی سوال ہی نہیں۔ آنکھوں کا پانی مر گیا ہے۔ سوچتی ہیں کہ چند دن کی زندگی میں سب کچھ حاصل کر لیں گی اور سنا ہے کہ نام میرا لیتی ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ جھوٹا الزام ہے۔ میں نے ہرگز یہ نہیں کہا۔ زیادہ سے زیادہ میں نے یہ کہا ہو گا کہ وہ مقامی عورتیں جو غیر ملکوں میں احمدی ہوئی ہیں اگر وہ اپنے آپ کو ڈھانپ کر رکھیں کہ ان کے اعضاء ننگے نہ ہوں تو سر دست یہی ان کے لئے بڑا پردہ ہے۔ آخر کار وہ بہت بہتر پردہ کرنے لگ جاتی ہیں۔

حضور نے نصیحت فرمائی کہ اپنی عصمت کی حفاظت کریں۔ اپنی بچیوں کا خیال کریں۔ وہ مائیں جو بے پردہ آوارہ پھرتی ہیں ان کی بچیاں کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتیں۔ اللہ کے فضل سے ہماری ینگ لجنہ کو اپنے آپ کو ڈھانپنے کا اور عصمت کی حفاظت کا بہت خیال ہے۔ آپ کو نصیحت ہے کہ اپنی معصوم بچیوں کی خاطر صبر کریں۔ آپ کا زمانہ تو گزر چکا ہے۔ اب آپ نے دکھاوا کر کے کیا حاصل کرنا ہے۔ آپ کا خیال ہے کہ آپ بہت خوبصورت بن کر دنیا کو اپنی طرف کھینچ رہی ہیں۔ دنیا کو تو بہت ننگے وجود مل جاتے ہیں آپ کی ان کو کیا ضرورت ہے۔ یہ آپ کا وہم ہے اس سے آپ کو کچھ بھی حاصل نہیں ہو گا۔ جب دنیا سے جانے کا وقت آئے گا تو پھر کہیں گی۔ خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

مرتے وقت یہی بات ہے جو قرآن نے بیان کی ہے۔ وہ وقت آتا ہے کہ جب کوئی واپسی کا رستہ نہ ہو گا۔ پھر انجام سامنے آجاتا ہے۔ حساب کا وقت آجاتا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ آپ کا حساب آسان کر دے۔ بے حساب بخش دے تو وہ مالک ہے۔ حساب کرتا ہے تو آسان حساب کر دے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا امید ہے کہ آپ میرے خطاب کو توجہ سے دل کی گہرائیوں سے سنیں گی اور اس پر عمل کریں گی۔ امید ہے کہ مجھے ہالینڈ کی جماعت سے آئندہ تکلیف دہ شکایتیں نہیں ملیں گی۔ اس کے بعد حضور نے دعا کروائی۔

ڈچ/انگریزی تبلیغی نشست

ڈچ اور انگریزی بولنے والے غیر مسلم احباب کے ساتھ ایک تبلیغی نشست بھی خدا کے فضل سے کامیاب رہی۔ اس میں ۵۰ کے قریب مہمان شامل ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ نے حاضرین کے سوالات کے جوابات انگریزی زبان میں دئے اور ڈچ زبان میں اس کا ترجمہ مکرم و محترم امیر صاحب ہالینڈ نے کیا۔ احباب نے دلچسپی اور دلجمعی کے ساتھ حضور انور کے جوابات کو سنا۔ یہ مجلس ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی۔ بیشتر مہمان حضور انور کی غیر معمولی شخصیت اور علم سے بہت متاثر نظر آتے تھے اور بعض نے اس کا برملا اظہار بھی کیا۔

۲۳/اپریل بروز اتوار

جلسہ کے تیسرے روز کا آغاز بھی خدا کے فضل سے باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس حدیث مکرم مشنری انچارج صاحب ہالینڈ نے دیا۔

تیسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم امیر صاحب بلجیم کی زیر صدارت ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر رشید احمد خانصاحب نے "پاکستان میں احمدیوں پر مظالم کی داستانیں" کے موضوع پر اردو زبان میں تقریر کی۔ آپ کی تقریر ماضی اور حال میں مخالفین کی طرف سے جماعت احمدیہ پر کئے گئے مظالم اور اس کے نتیجہ میں خدا کے بے شمار افضال کے نزول کے حقیقی اور ایمان افروز واقعات پر مشتمل تھی۔ اس کے بعد خاکسار (صداقت احمد مبلغ سلسلہ ہالینڈ) کی تقریر ڈچ زبان میں تھی جس کا موضوع "بائبل میں آنحضرت ﷺ کے بارہ میں پیشگوئیاں" تھا۔ دو پیشگوئیاں عہد نامہ قدیم اور دو ہی عہد نامہ جدید سے پیش کیں۔ بعد میں اپنی تقریر کا خلاصہ اردو زبان میں بھی خاکسار نے ہی پیش کیا۔

اختتامی اجلاس

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ کا جلسہ سے اختتامی خطاب

حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج میں مساجد کی تعمیر کے بارہ میں احباب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ مگر اس سے پہلے بعض کوائف پیش کروں گا۔

اللہ کے فضل سے جماعت ہالینڈ ترقی کر رہی ہے اور ہر پہلو سے یہ جلسہ سالانہ بہت کامیاب ہے۔ امسال جماعت کے جلسہ میں ۳۴۳ مرد اور ۳۰۳ مہمان آئے۔ کل تعداد ۶۴۶۔ لجنہ کی تعداد ۲۹۹ اور مہمان ۸۹۔ کل تعداد ۳۸۸۔ غیر از جماعت ۱۳۶۔ کل حاضری ۱۱۶۰ رہی۔

حضور نے فرمایا مہمانوں سے مراد دوسرے ممالک سے آنے والے احمدی ہیں۔ غیر از جماعت اس کے علاوہ ہیں۔ ہر پہلو سے خدا کے فضل سے جماعت ہالینڈ نے بہت ترقی کی ہے۔ آج ہم کرائے کے ہال میں یہ جلسہ کر رہے ہیں۔ وہ مسجد جو ہیگ میں بنائی گئی تھی اور خیال تھا کہ لمبے عرصے تک کی ضروریات پوری کرے گی وہ ایک سال بھی پوری نہ کر سکی اور جو جگہ نن سپیٹ میں لی گئی تھی وہ بھی بہت چھوٹی نکلی۔ کجا یہ وقت ہے اور کجا وہ وقت تھا کہ امیر صاحب اپنے خاندان کے ساتھ ایک کشتی میں رہتے تھے۔ میں بھی اس کشتی میں گیا ہوں۔ آج ان کی اولاد دنیا بھر میں پھیل گئی ہے اور کئی کوٹھیاں ان کی بن چکی ہیں۔ یہی حال جماعت احمدیہ کا ہے۔ ہم نے اپنی طرف سے ایک اونچی چھلانگ لگائی تھی مگر پھر بھی وہ جگہ چھوٹی ہوتی جاتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں نے پہلے بھی ایک دفعہ بیان کیا تھا کہ جب بچوں کے کپڑے چھوٹے ہو جائیں تو ماؤں کو خوشی ہوتی ہے، اتنے ہی رہیں تو تکلیف ہوتی ہے۔ اللہ کا احسان ہے کہ جماعت کے کپڑے چھوٹے ہوتے جارہے ہیں۔ اب جماعت ہالینڈ کو چاہئے کہ وہ ایک بہت بڑی مسجد بنائے جو عام توقع سے دس گنا زیادہ ہو۔ خدا کرے کہ وہ بھی ایک سال میں چھوٹی ہو جائے۔ جماعت کی ترقی کے لئے اس سے بہتر اور کوئی نسخہ نہیں۔ ہم نے ہر جگہ آزما کر دیکھا ہے۔ امیر صاحب نے بتایا ہے کہ اب ایک بڑی زمین خریدی جائے گی۔ امیر صاحب نے اس کام کے لئے ایک کمیٹی بنائی ہے اس نے ایمسٹرڈیم کے گردونواح میں کم از کم چار ایکڑ زمین خرید کر نیشنل سنٹر بنانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایمسٹرڈیم کی جماعت ہالینڈ کی سب سے بڑی جماعت ہے۔ ہالینڈ کے پچاس فیصد احمدی یہاں رہتے ہیں اور یہ جگہ دیگر جماعتوں کے بھی قریب ہے۔ ہم نن سپیٹ آئیں یا ہیگ میں آئیں آئندہ جلسے انشاء اللہ مسجد میں ہوا کریں گے۔ ہالینڈ کی جماعت ہمت کرے۔ باقی جو لوگ حصہ لے سکتے ہیں وہ بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور کوشش کریں کہ جلد از جلد اس کو تعمیر کر سکیں۔ اللہ ان کو توفیق عطا کرے۔ آمین

مساجد کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کے ارشادات بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مسلم کتاب المساجد میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ

ممبرات لجنہ اماء اللہ کی

مجلس سوال وجواب

(منعقدہ ۲۴/ اکتوبر ۱۹۹۹ء)

(مرتبہ :عفت حلیم)

(۲۴/اکتوبر ۱۹۹۹ء کو چند ممبرات لجنہ اماء اللہ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ایم ٹی اے لندن کے سٹوڈیو میں ملاقات کی سعادت حاصل کی اور اس مجلس میں انہوں نے کچھ سوالات دریافت کئے۔ ہمیں امید ہے کہ افراد جماعت ایم ٹی اے کے ذریعہ ان مجالس کو براہ راست دیکھ اور سن کر بھرپور طور پر فیضیاب ہوتے ہونگے۔ تاہم ریکارڈ کی غرض سے نیز ایسے افراد کی سہولت کے لئے جو کسی وجہ سے اصل پروگرام کو دیکھ اور سن نہیں سکے ذیل میں اس نہایت مبارک، دلچسپ، مفید اور معلوماتی مجلس سوال وجواب میں پوچھے جانے والے سوالات میں سے بعض سوال مع جوابات ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہاہے)۔ (ادارہ)

☆......☆......☆

سوال: حضور آپ ینگ لجنہ کے لئے کونسی تعلیم پسند کرتے ہیں؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: ینگ لجنہ کا سوال نہیں ہے اولڈ لجنہ، ینگ لجنہ جو بھی تعلیم حاصل کر رہی ہیں، کوئی بھی تعلیم ہو یہ عورتوں کا زیور ہے۔ مجھے ایک خاتون ملنے آئی تھیں ان کی عمر میرا خیال ہے ۴۰ سے اوپر ۴۵ سال شاید ہو۔ اور ابھی انہوں نے فارسی میں فرسٹ کلاس بی اے کیاہے صرف شوقیہ۔ جو علم کو کمائی کا ذریعہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں وہ لوگ مجھے پسند نہیں۔ اگر مجبوری ہو تو اور بات ہے ورنہ علم اپنی ذات میں ایک دولت ہے۔ عورت کو چار چاند لگا دیتاہے۔ جو بھی علم آپ کو شوق ہے وہ حاصل کریں۔

☆......☆......☆

سوال: یہ جو آج کی مغربی دنیا میں لوگ کارل ینگ کی کتابیں پڑھتے ہیں اور یوگا کی مشق کرتے ہیں اور متبادل ادویات استعمال کرتے ہیں..........

حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ یہ باتیں کیا صحت کی بہتری کے لئے پوچھ رہی ہیں۔ خاتون نے کہاکہ نئے دور کی روحانیت کا یہ طریق ہے جو مغرب میں رائج ہو رہاہے اس بارے میں پوچھ رہی ہوں۔

جواب: حضور نے فرمایا: یہ کوئی روحانیت نہیں۔ یہ لوگ ایسے کام محض اپنے گروہ بنانے کے لئے کرتے ہیں۔ روحانیت ایک مختلف چیز ہے اور گروہ بنانا مختلف۔ یہ یوگا وغیرہ کے گروہ بناتے ہیں جو مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ روحانیت ایک مختلف چیز ہے۔ اس کا تعلق خدا سے ہے۔ جب تک آپ خدا کی ہستی پر یقین نہیں رکھتے اس وقت تک آپ روحانی نہیں ہو سکتے۔ اگر آپ کا یہی سوال ہے تو میں نے اس کا جواب دے دیاہے۔

☆......☆......☆

سوال: ینگ لجنہ جماعت کی خدمت کیسے کر سکتی ہے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ینگ لجنہ ہو یا اولڈ لجنہ ہو جو بھی جماعت کی خدمت کرے گی فائدہ میں رہے گی۔ اب آپ دیکھیں MTA پر کام کر رہے ہیں سارے، آپ بھی کرتی ہونگی۔ تو یہ خدمت ہی ہے۔ اس کے ساتھ ینگ خدام بھی کام کر رہے ہیں، اولڈ خدام بھی کر رہے ہیں، اولڈ لجنہ بھی کر رہی ہے۔ ان کی وجہ سے آپ کو اندازہ نہیں کہ جماعت کا کتنا روپیہ بچتاہے۔ کروڑوں پاؤنڈ بچتاہے۔ ایسی ایم ٹی اے کو چلانے کے لئے اگر آپ تنخواہ دار آدمی رکھیں تو کروڑوں پاؤنڈ بلا مبالغہ سالانہ خرچ ہوگا۔ تو یہ کتنی عظیم الشان خدمت ہے اور خدمت کر کے سارے خوش ہیں۔ یہ نہیں لگتا کہ ان پر بوجھ پڑا ہواہے، مصیبت ہے۔ ان سے خدمت نہ لو تو افسوس ہوتاہے۔ خدمت لو تو خوش ہوتے ہیں۔

☆......☆......☆

سوال: اس دنیا میں جب عذاب آتے ہیں اور لوگوں کو ایک سبق سکھانے کے لئے ہوتے ہیں تو کافی لوگ اس سے سبق نہیں سیکھ سکتے۔ اس کے بعد اور کونسا طریقہ اللہ میاں استعمال کرتاہے جو لوگوں کی راہنمائی کر سکے؟۔

جواب: حضور نے فرمایا: جتنے بھی عذاب ہیں یہ مختلف قسم کے ہیں کچھ تو عذاب کہلاتے ہیں مگر عذاب نہیں ہوتے۔ کئی لوگ بیچارے معصوم بڑے نیک نیک لوگ، بزرگ میں نے دیکھاہے حادثے میں فوت ہو جاتے ہیں تو آپ یہ تو نہیں کہہ سکتیں کہ خدا کا عذاب تھا اس پر لیکن اللہ کی رحمت یہ ہوتی ہے کہ اگر ان کے بچے ہوں تو ان کو زیادہ صبر کی توفیق ملتی ہے اور اللہ کو یاد کر کے ان کو تھوڑا سا چین آجاتاہے۔ مگر جو عذاب نازل ہوتاہے اس میں چین نہیں آیا کرتا۔ وہاں جو حادثات میں فرق ہوا کرتاہے اللہ تعالیٰ مومنوں کو عذاب نہیں دیا کرتا۔ لیکن ایکسیڈنٹ ایک نیچرل Phenomenon ہے اس سے کوئی سچا ہو یا برا ہو بچتا نہیں۔ یہ خدا کا ایک الگ قانون ہے۔

☆......☆......☆

سوال: جب ہم قرآن مجید پڑھتے ہیں لگتاہے کہ زیادہ سے زیادہ نبی عرب ملکوں اور اسرائیل سے تھے۔ سوال یہ ہے کہ قرآن مجید اور توریت ان نبیوں کو کیوں زیادہ بیان کرتی ہے۔

جواب: حضور نے جواباً فرمایا: قرآن شریف میں یہ لکھاہواہے کہ دنیا میں کوئی امت نہیں ہے جس میں نبی نہ آیا ہو اور یہ بھی لکھاہواہے کہ کوئی زمانہ ایسا نہیں جس میں نبی نہ آیا ہو۔ اس لئے جب نبیوں کا شمار کیا جاتاہے تو رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے مطابق ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء آئے ہیں۔ اگر قرآن شریف میں شروع سے آخر تک ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کے نام لکھے ہوتے تو قرآن شریف اس سے بھی بڑا ہوتا اور صرف نام ہی پڑھتیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی بڑی شان ہے کہ نبیوں کے جس سلسلے کے آخر پر سب سے اعلیٰ نبی نے پیدا ہونا تھا یعنی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اس سلسلے کو محفوظ کر دیا۔ وہ نمونہ ہیں باقی سب نبیوں کے لئے۔

☆......☆......☆

سوال: ایک مردے کی روح کو غم ہو سکتاہے؟

جواب: حضور نے فرمایا مردہ جو ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ وہ تو ختم ہو جاتاہے، مٹی ہو جاتاہے۔ روح اللہ میاں کے حضور حاضر ہو جاتی ہے۔ اگر وہ جہنمی روح ہو تو غم ہی غم ہیں اس کے لئے۔ بعض دفعہ نیک روحوں کو بھی غم ہوتاہے۔ اگر اولادیں خراب ہوں یا بچے زیادہ واویلا کریں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بچے واویلا کرتے ہیں تو اس سے روح کو تکلیف ہوتی ہے۔ وہ امن میں ہے وہ اللہ کے حضور حاضر ہو گئی ہے اور بچے اس کو بے چین کر دیتے ہیں رو پیٹ کے غم کر کے۔ تو اس لئے جب بھی خدا کسی کو اٹھائے صبر کرنا چاہئے تاکہ روح کو چین ملے۔

☆......☆......☆

سوال: ہم آنحضرت ﷺ پر درود بھیجتے ہیں کیا ان کی روح کو اس سے سکون ہوگا؟

جواب: حضور نے فرمایا: وہ تو چین میں ہی ہیں۔ سب سے زیادہ چین تو رسول اللہ ﷺ کی روح کو ہے۔ تم درود بھیجو نہ بھیجو، انہیں کیا فرق پڑتاہے۔ وہ درود بھیجنے سے تمہیں فائدہ ہوتاہے۔ تم جب کسی کو تحفہ دیتی ہو تو قرآن شریف کا حکم ہے کہ زیادہ تحفہ دو۔ رسول اللہ ﷺ کی بجائے اللہ تحفہ دیتاہے، جتنا درود پڑھتی ہو خدا تم پر فضل کرتاہے۔ کوئی رسول اللہ پر احسان نہیں ہے۔

☆......☆......☆

سوال: میری کافی ساری غیر احمدی دوست ہیں جو کہتی ہیں کہ مُردوں کی چیر پھاڑ جو میڈیکل کورس کا ایک ضروری حصہ ہے وہ جائز نہیں ہے۔

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دین میں ہر وہ چیز جائز ہے جو زندوں کو فائدہ پہنچائے۔ اس لئے بہت ضروری ہے مرنے والا زندہ لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔ اور اس کو حرام کہہ ہی نہیں سکتے۔ لوگوں کے دماغ میں یہ گھسا ہواہے کہ یہی جو جسم ہے اس نے دوبارہ اٹھائے جاناہے۔ حالانکہ وہ روح ہوگی جو دوبارہ اٹھے گی اس جسم کا کوئی تعلق ہی نہیں اس کے ساتھ۔ وہ سمجھتے ہیں اگر کسی اور کی آنکھ لگائی ہوئی تو واپس اس کو چلی جائے گی اور انسان کانا پیدا ہو جائے گا۔ یہ سب بکواس ہے۔ قرآن کریم میں تو آتاہے کہ تم ایسی شکل میں اٹھائے جاؤ گے جس کو تم جانتے بھی نہیں۔ اپنی شکل کو تو آدمی جانتاہے۔ آپ اپنے چہرے کو جانتے ہیں، اپنے جسم کو جانتے ہیں کہ آپ کس طرح کے ہیں۔ قرآن کریم کہتاہے کہ جب تم کو دوبارہ اٹھایا جائے گا تو تم کو پتہ نہیں کہ تم کو کس صورت میں اٹھایا جائے گا۔ تم نے وہ صورت پہلے نہیں دیکھی ہوگی۔ جبکہ انسانی صورتیں تو ہر جگہ ہیں۔ ہزاروں لاکھوں زمین پر ہیں۔ اور آپ اس کو جانتے ہیں، ہر کسی کو نہ سہی پر نمونہ تو سب کا ایک ساہے۔ اللہ نے یہ کیوں کہاکہ تم اس صورت کو نہیں جانتے جس صورت میں تم کو دوبارہ اٹھایا جائے گا۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ یہ روح ہے جو کہ دوبارہ اٹھائی جائے گی نہ کہ جسم۔

☆......☆......☆

سوال: ہم عقیقہ کیوں کرتے ہیں؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ عقیقہ سے مراد یہ ہے کہ سر کے بال مونڈ دئے جائیں۔ اس کے بہت سے فوائد ہیں۔ ایک تو یہ کہ اگر ریزر سے بال مونڈے جائیں تو زیادہ بہتر بال نکلتے ہیں اور ماں کے پیٹ میں جو بال گندے ہو چکے ہوتے ہیں بالکل صاف کر دئے جاتے ہیں۔

دوسرے ایک خاص بات اس میں یہ ہے کہ بال مونڈنا وقف ہونے کی علامت ہے۔ دیکھو یہ جو Nuns ہیں یہ بھی اپنے بال مونڈ لیتی ہیں، ہندو جوگی بھی اپنے بال مونڈ لیتے ہیں، سادھو اپنے بال مونڈ لیتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر بچے سے اللہ توقع رکھتاہے وہ اللہ کے لئے وقف ہوگا اسی واسطے جب حج پہ جاتے ہیں تو بال مونڈتے ہیں۔ حج پہ بال مونڈنے کا کیا مطلب ہے

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

یہی کہ سچی وقف کی روح جو حج پہ ہوتی ہے اس کے لئے اللہ بچے کو تیار کرتا ہے۔

☆......☆......☆

سوال: میری یونیورسٹی میں لڑکیوں کے لئے ایک نماز کا کمرہ ہے اس میں لکھا ہے کہ جہاں کتا اور تصویریں ہوں وہاں فرشتے نہیں آتے!؟

جواب: حضور نے فرمایا یہ غلط ہے۔ یہ تو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ فرشتے آتے ہیں جہاں کتا بھی ہوتا ہے اور تصویریں بھی ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے گھر بھی تصویریں لٹکی ہوتی تھیں اور کتا بھی پھرا کرتا تھا۔ وہاں تو فرشتے کوئی نہیں ڈرتے تھے۔ یہاں کتے سے مراد یہ ہے کہ کتا دل نہ ہو۔ دل اگر کسی کا کتا ہو بھونکنے والا ہو تو فرشتے وہاں نہیں آتے۔ اور دوسرا ایک اور معنی بنتے ہیں ظاہر طور پر کہ انگریزوں میں تو کتے بہت تربیت یافتہ ہوتے ہیں وہ یونہی حملہ نہیں کرتے۔ ہمارے ملک میں کتے Trained نہیں ہوتے اور اگر غلطی سے چلے جاؤ تو وہ وحشیانہ طور پر آ کے زخمی کر دیتے ہیں، حملہ کر دیتے ہیں۔ جو نیک لوگ ہیں بے چارے وہ تو ایسے گھروں میں جانے سے توبہ ہی کرتے ہیں۔ فرشتوں کی طرح وہ ایسے گھروں میں نہیں جاتے۔

☆......☆......☆

سوال: جو غیر مذاہب میں شادیاں ہوتی ہیں اس میں کیا ہم جا سکتے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: کیوں نہیں؟ شوق سے جائیں مگر ان کی رسموں میں شامل نہ ہوں۔ ڈانسوں وغیرہ میں ننگے اس طرح پھرنا غلط ہے۔ اپنی حفاظت جس طرح اب آپ نے کی ہوئی ہے بہت اچھی لگ رہی ہیں ماشاء اللہ، طریقے سے برقعہ اوڑھا ہوا ہے اسی طرح آپ شادیوں میں جایا کریں اور اپنی حفاظت کیا کریں، اپنے ساتھ اپنی بہنوں وغیرہ کو لے جایا کریں تاکہ گروپ اکٹھا ہو جایا کرے۔

☆......☆......☆

سوال: گزشتہ چند مہینوں سے معلوم ہوتا ہے کہ قدرتی آفات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ سمندری طوفان اور زلزلے جو ساری دنیا میں آرہے ہیں ان کی کوئی خاص اہمیت ہے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: جہاں تک زلزلوں اور سمندری طوفانوں کا تعلق ہے یہ زمین کو بناتے ہیں۔ اور آپ کو سمجھ نہیں آسکتی کہ اگر زلزلے اور سمندری طوفان نہ ہوتے تو آج جس زمین پر ہم رہ رہے ہیں وہ مکمل طور پر مختلف ہوتی۔ شاید یہ سمندر میں ڈوب چکی ہوتی کیونکہ ہم زمین کا ایک تہائی یا شاید ایک چوتھائی، مجھے صحیح یاد نہیں آرہا، خشک زمین دیکھتے ہیں۔ یہ زلزلوں کی وجہ سے ہی ہے اس سے پہاڑیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور زمینوں میں خالی جگہ بن جاتی ہے جن کے ذریعے پانی نکل جاتا ہے اور آخرکار اکٹھا ہو جاتا ہے۔ اس لئے زلزلے انسانی زندگی کے لئے نقصان دہ نہیں ہیں۔

زلزلوں کے بغیر زندگی ممکن ہی نہیں تھی اور یہ ایک مسلسل عمل ہے جو جاری ہے، یہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔

لیکن بعض زلزلے (Earthquakes) ایسے ہوتے ہیں جو سزا کے طور پر ہوتے ہیں۔ ان سے پہلے الہام کے ذریعہ خدا خبر دے دیتا ہے۔ اور Earthquakes ایسے ہوتے ہیں جیسے وہ Conscious ہوں، کس کو ہاتھ ڈالنا ہے کس کو نہیں ڈالنا۔ عام Earthquakes کو تو پرواہ ہی نہیں، کوئی نیک مرے یا بد مرے سب برابر ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ایک Earthquakes کی پیشگوئی کی تھی۔ کانگڑہ Valley، یہ ہمالیہ میں ایک Valley ہے جس کا نام ہے کانگڑہ Valley۔ آپ نے بڑے زور دار الفاظ میں کہا تھا کہ عَفَتِ الدِّيَارُ مَحِلُّهَا وَ مَقَامُهَا کہ شہر اپنی جگہ سے ہٹ جائیں گے یعنی اس قدر خوفناک تباہی ہوگی کھڑے نہیں رہیں گے مکان، ٹوٹ جائیں گے۔ شہر گر جائیں گے، تباہ ہو جائیں گے اور لوگ بڑے سخت ڈرے ہوئے تھے اور جس زمانے میں یہ پیشگوئی کی تھی کہ بہار کے موسم میں ایسا ہوگا Exactly بہار کے موسم میں وہاں زلزلہ آیا۔ اب فرق دیکھو دونوں میں، عام زلزلے اور اس زلزلے میں۔ جہاں تک میں نے دیکھا ہے ایک بھی احمدی نہیں مارا گیا۔ سارے احمدی بچ گئے اور ان کے ارد گرد محلوں کے محلے غرق ہو گئے اور زلزلے سے اگر احمدیوں کا مکان ٹوٹا بھی تو چارپائی کے نیچے بچے ہوئے بعد میں نکل آئے۔

☆......☆......☆

سوال: کینیڈا میں احمدیہ Village ہے جس کا نام PeaceVillage ہے۔ اس طرح کا پروجیکٹ کیا کسی اور ملک میں ہوگا؟

جواب: حضور نے فرمایا ہاں کینیڈا کی جو حکومت ہے وہ بڑی مہربان ہے اور احمدیوں کی اس معاملے میں بڑی رعایت کرتی ہے کیونکہ سب سے پہلے جب انہوں نے تجربہ کیا تھا کہ غریب لوگوں کو گھر مہیا کئے جائیں تو اکثر گھر بدمعاشی کے اڈے بن گئے، شراب خوری اور Drugs کے اور یہ جرائم کا گھر بن گئے جس طرح یہاں آپ نے دیکھا ہے الا ماشاء اللہ وہ کرائمنز کا اڈہ بنے ہوئے ہیں تو احمدیوں کو جب موقع ملا تو ایک نمونے کا گھر بنایا۔ یہاں تک کہ منسٹر دیکھنے آیا، اس نے کہا یہ حیرت انگیز قوم ہے، اتنا اچھا نمونہ ڈرگ چھوڑ کے سگریٹ نوشی کا بھی شاید کیس ہو۔ مگر الا ماشاء اللہ وہ اس سے بھی پاک تھا تو اس پر حکومت نے فیصلہ کیا کہ احمدیوں کو Peace Village بنانے کا موقع دیا جائے اور اس کے نتیجہ میں احمدیوں کو اللہ کے فضل سے اب بہت موقع مل رہا ہے اور جس جگہ احمدی Village بنتا ہے وہاں بہت Peace ہوتی ہے، ہر قسم کی خرابیوں سے بچ جاتا ہے۔

☆......☆......☆

سوال: صنعتیں لگانے سے کوئی ملک آلودگی سے کیسے بچ سکتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا Pollution کے علاج بہت سے ہیں وہ کرتے ہیں اور انسانی زندگی بہر حال زیادہ ضروری ہے۔ اگر یہ صنعتیں نہ چلائیں گے تو غریب لوگ بھوکے مر جائیں گے۔ اگرچہ صنعتوں کا بڑا فائدہ تو امیر ہی اٹھاتے ہیں لیکن کام تو ملتا ہے کسی غریب کے بچے کو۔ اس لئے صنعتیں تو بہت ضروری ہیں۔ Pollution کا مسئلہ الگ ہے۔ کوشش کرنی چاہئے کہ درخت زیادہ لگائیں۔ ہمارے غریب ملکوں میں بدقسمتی سے درخت کم کرتے جاتے ہیں اور کارخانے بڑھاتے ہیں۔ سبزہ جو ہے یہ Pollution کا بہترین Check ہے۔ کھیتوں میں Pollution کم ہوتی ہے اور آپ نے اچھی تازہ ہوا لینی ہے تو سرسبز کھیتوں میں چلی جائیں وہاں آپ کو تازہ ہوا ملے گی اس لئے ان کو قانون بنانا چاہئے کہ جہاں انڈسٹری لگائیں وہاں ارد گرد جنگل بھی لگائیں اور اس کا یہ مغربی قومیں بڑا خیال کرتی ہیں۔ انڈسٹری جہاں ہو وہاں جنگلوں کی حفاظت کرتی ہیں، پارکس کی حفاظت کرتی ہیں۔ میرا مشورہ ہے کہ جو صنعتکاری ہے کارخانے لگانا اس کے بغیر تو ملک بالکل بھوکا مر جائے گا، وہ ضرور لگائیں لیکن یہ پروگرام ساتھ بنائیں کہ جہاں کارخانہ لگے وہاں کارخانے کے مالک کا فرض ہے کہ وہ ارد گرد جنگل بھی لگائے اور درخت تو اندر بھی لگ سکتے ہیں تو اندر بھی لگائے جائیں اس سے انشاء اللہ Pollution کم ہو جائے گی۔

☆......☆......☆

سوال: حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب نسیم دعوت میں ہے کہ ہر چیز خدا کی آواز سنتی ہے اس لئے وہ بھی فرشتہ ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کا مقصد یہ تھا کہ ہر چیز جو دنیا میں ہو رہی ہے جس کو ہم قانون قدرت کہہ رہے ہیں بظاہر آٹومیٹک ہو رہی ہے مگر کچھ بھی آٹومیٹک نہیں سب کے اوپر خدا تعالیٰ نے فرشتے مقرر کئے ہوئے ہیں جن کے حکم سے ایک چیز چلتی ہے۔ یہ بہت گہرا فلسفیانہ قانون ہے ورنہ اگر خود بخود ہو رہا ہو تو پھر خدا ہی نہیں ہے اور اتنا مکمل نظام خود بخود چل بھی نہیں سکتا۔ تو اللہ تعالیٰ کا یہ کام تو نہیں ہے کہ ہر چیز میں خود براہ راست دخل دے اسی لئے قرآن کریم میں آتا ہے جب اس نے پیدا کیا زمین و آسمان کو پھر عرش پہ قرار پکڑ لیا۔ آپ لوگ جب کوئی کام کرتے ہیں مکمل کر دیتے ہیں تو، کارخانے بناتے ہیں اس کے بعد ایک افسر انچارج بیٹھ جاتا ہے تو اس نظام کو فرشتے چلا رہے ہیں۔ اور جو ان کو حکم ملتا ہے خدا کی طرف سے وہی کرتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اس کے جو لشکر ہیں ان کو کوئی گن ہی نہیں سکتا سوائے خدا کے۔ ہر پتہ جو گرتا ہے وہ اللہ کے حکم سے گرتا ہے اور اس کے لئے جو قانون قدرت نظر آرہا ہے اس قانون کو چلانے والا ایک فرشتہ ہوگا۔ اتنے بے شمار فرشتے ہیں کہ ہم ان کو گن بھی نہیں سکتے لیکن وہ ہمیں دکھائی نہیں دیتے، نہ خدا دکھائی دیتا ہے نہ فرشتے دکھائی دیتے ہیں۔ اب یہاں ٹیلی ویژن چل رہی ہے نا۔ آپ کا منہ اس طرف ہے۔ آپ ٹیلی ویژن کی Waves دیکھ رہی ہیں۔ اور اس کمرے کے اندر اتنی بے شمار ٹیلی ویژن کی تصویریں چل رہی ہیں کوئی جرمن میں، کوئی فرنچ میں، کوئی سپینش میں، کوئی انگریزی میں اور پھر انگریزی میں بھی بے شمار مختلف قسم کی، کہیں کھیلیں ہو رہی ہیں، کہیں ڈرامے ہو رہے ہیں، کیا تماشے ہو رہے ہیں۔ یہ کمرہ بھرا ہوا ہے آوازوں سے۔ اس قدر آوازیں ہیں اس کمرہ میں کہ آپ کے کان میں کوئی آواز نہ پڑسکے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا نظام ہے کہ خاموشی سے اور اس کے باوجود بے شمار آوازیں ہیں۔ اگر Interference کو ایڈجسٹ کر سکتے ہیں تو فرشتے اور ہم بھی اس لحاظ سے Co-Adjust کرتے ہیں کہ ایک دوسرے کے ساتھ Interference نہیں کرتے۔

☆......☆......☆

سوال: حضرت عیسیٰؑ بنی اسرائیل کی طرف رسول تھے۔ بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کی تلاش میں حضرت عیسیٰؑ نے افغانستان اور انڈیا وغیرہ کا سفر کیا تھا۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس وقت ان جگہوں پر جو دوسرے مذاہب کے لوگ رہتے تھے جیسے ہندو، بدھسٹ وہ تو بنی اسرائیل میں نہیں آتے تو کیا انہوں نے اپنا پیغام ان کو نہیں پہنچایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا کہ ان کو بھی پہنچایا تھا۔ وجہ یہ ہے کہ نبی جس کسی جگہ ہوتا ہے تو وہ کنجوسی نہیں کرتا۔ نیکی کا پیغام ہے اصل مقصد تو اپنی قوم کے لئے ہوتا ہے مگر نیکی کے پیغام میں نیچے بھی لوگ آجایا کرتے ہیں۔ اب دیکھیں فرشتوں کو حکم دیا تھا آدم کی پیروی کرنے کا۔ شیطان نے نہیں کی۔ اس کا مطلب ہے شیطان کو بھی حکم تھا لیکن بڑے لوگوں کا نام لیا جاتا ہے اور ادنیٰ چیزیں اس کے اندر شامل ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح بنی اسرائیل کے نبی ہونے کے باوجود جہاں جہاں بھی گئے وہاں دوسری قومیں آباد تھیں ان سے کنجوسی نہیں برتی، ان کو بھی اپنا پیغام پہنچایا۔

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

امداد طلباء

شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورتمند طلباء و طالبات جو پرائمری، سیکنڈری اور کالج لیول پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں، کی فیسوں، کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے۔

یہ رقم بمد آمد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

خانہ کعبہ اور حرم کی تعمیر و توسیع

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز کی طرف سے شائع کردہ ٹیکنیکل میگزین ۹۹ء کا ایک مضمون خانہ کعبہ اور حرم شریف میں تعمیر و توسیع سے متعلق ہے جو مکرم محمود مجیب اصغر صاحب کی کاوش ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ ”سیدنا آدم علیہ السلام نے سب سے پہلے کعبہ شریف کی بنیادیں رکھیں اور اس میں نماز ادا فرمائی“۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا تھا ”جب آدم کی پیدائش اور بعثت ہوئی...... اس وقت دنیا ایک مختصر سے خطہ میں آباد تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے سب انسانوں کے لئے اپنی حکمت کاملہ سے آدم پر وحی فرما کر بیت اللہ کی تعمیر کروائی۔ ایک گھر بنوایا اور اُس گھر کو تمام بنی نوع انسان کے ساتھ متعلق کر دیا جو اُس آدم کی اولاد میں تھے“۔

بیت اللہ کو بیت العتیق یعنی پرانا گھر اور اوّل بیت یعنی پہلا گھر بھی کہا جاتا ہے۔ خیال ہے کہ آسمان سے پتھر نازل ہوئے جن سے اس کی تعمیر ہوئی اور ان پتھروں میں سے اب بھی ایک پتھر کالے رنگ کے اعتبار سے ”حجر اسود“ کہلاتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ایک بار فرمایا تھا کہ یہ بات نہ عقل کے خلاف ہے نہ سائنسی مشاہدہ کے خلاف ہے کہ اگر آسمان سے سفید پتھر بھی چلے تو جب وہ زمین کی کثیف فضا میں داخل ہوتا ہے تو اس کو آگ لگ جاتی ہے اور پتھر کا جو حصہ نیچے پہنچتا ہے وہ جھلس کر سلیٹی یا کالی رنگت میں بدل جاتا ہے۔ یہ بات بھی تاریخی طور پر ثابت ہے کہ خانہ کعبہ پر کئی دور آئے ہیں۔ ابتداء زمانہ سے یہ گھر مٹتا بھی رہا پھر بنتا بھی رہا۔ رفتہ رفتہ پرانے پتھر ضائع ہوگئے، صرف یہی ایک پتھر بچا ہوا ہے۔ اس سے محبت اور عشق ایک قدرتی بات ہے۔ حضرت عمرؓ اس کو بوسہ دیتے ہوئے یہ فرمایا کرتے تھے کہ تُو ایک پتھر ہی تو ہے۔ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو چومتے نہ دیکھا ہوتا تو ہرگز تجھے بوسہ نہ دیتا۔ اس سے شرک کا جو احتمال تھا اس کی نفی ہو جاتی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کشفی طور پر دو پہاڑیوں صفا اور مروہ کے درمیان وادی غیر ذی زرع میں بیت اللہ دکھایا گیا تھا چنانچہ آپ نے اپنے بیٹے کی مدد سے دعاؤں کے ساتھ اس جگہ بیت اللہ کی بنیادیں اٹھائیں۔ اس تعمیر کے بعد خانہ کعبہ پر کئی ادوار آئے۔ اس وقت کعبہ سرخ ٹیلہ پر تعمیر ہوا تھا اور اس کے چاروں طرف زمین نشیب میں تھی۔ اس طرح اس مقدس گھر کو سیلاب کی دسترس سے محفوظ رکھا گیا۔ پھر وادی ابراہیم میں بار بار سیلاب آنے کی وجہ سے مسلسل مٹی اور پتھر جمع ہوا جس سے اردگرد کی زمین اونچی اور حرم شریف نیچے ہوگیا۔ خانہ کعبہ کو مرور زمانہ کے ساتھ بعض اوقات نقصان بھی پہنچتا رہا تاہم اس کی مرمت کی جاتی رہی۔ چنانچہ حضرت ابراہیم کے بعد بنو جرھم، خزاعہ اور قریش نے اپنے اپنے وقت میں اس کی تعمیر اور مرمت کا کام کیا۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم کی تعمیر کردہ عمارت کعبہ جب منہدم ہوگئی تو عمالقہ نے اسے بنایا۔ آنحضرت ﷺ کے جدامجد قصی نے بھی ایک بار اس کی تعمیر کا شرف حاصل کیا۔

ابتداء میں کعبہ پر کوئی غلاف وغیرہ نہ ہوتا تھا لیکن بعد میں یمن کے ایک بادشاہ تبع اسد نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ وہ کعبہ کو غلاف چڑھا رہا ہے چنانچہ اس نے کعبہ پر غلاف چڑھوا دیا جس کے بعد سے یہ رسم جاری ہے۔

بیت اللہ کے چار کونے چار ارکان کہلاتے ہیں اور ہر ایک الگ نام سے موسوم ہے۔ مشرقی کونہ حجر اسود کے نام سے اور شمال مشرقی کونہ رکن عراقی کے نام سے موسوم ہے۔ شمالی کونہ رکن شامی یا غربی اور جنوب مغربی کونہ رکن یمانی کہلاتا ہے۔ دیوار کا وہ حصہ جو حجر اسود اور دروازے کے درمیان ہے اَلْمُلْتَزَم یعنی جہاں چمٹا جائے، کہلاتا ہے۔ کیونکہ طواف کرنے والے دعا کرتے وقت اس دیوار سے چمٹ جاتے ہیں۔ کعبہ کے باہر ایک سنہری پرنالہ شمال مغربی دیوار کے بالائی کنارے سے نیچے لٹکا ہوا ہے جو میزاب الرحمۃ کے نام سے مشہور ہے۔

آنحضرت ﷺ کے دعویٰ نبوت سے قبل وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اور سیلاب آنے سے کعبہ کی دیواریں بوسیدہ ہوگئی تھیں چنانچہ قریش نے اس کی تعمیر جدید کا منصوبہ بنایا۔ قریش نے پتھروں کی تراش خراش کر کے ذخیرہ کر رکھا تھا۔ انہی دنوں ایک رومی تاجر کا مال بردار جہاز طوفان کے باعث حجاز کی بندرگاہ شعیبیہ سے ٹکرا کر پاش پاش ہوگیا۔ اس جہاز میں لوہا، عمارتی لکڑی اور سنگ مرمر لدا ہوا تھا۔ قریش کی خواہش پر رئیس مکہ ولید بن مغیرہ ایک وفد کے ساتھ جدّہ جا کر عمدہ لکڑی لے آئے۔ لیکن قریش ڈرتے تھے کہ خدا کا گھر گرانے سے کوئی آفت نہ آجائے۔ آخر ولید نے ہی اس کام کو شروع کیا۔ جب قوم نے ایک رات انتظار کر کے دیکھ لیا کہ ولید پر کوئی آفت نہیں آئی تو پھر سب شامل ہوگئے اور قریش کے مختلف قبائل میں حصے تقسیم کر دیئے گئے۔ قریش کو مجبوراً خانہ کعبہ میں کچھ ترمیم کرنا پڑی۔ جہاز کی خریدی ہوئی لکڑی ساری چھت کے لئے کافی نہ ہوئی چنانچہ ایک طرف سے سات آٹھ ہاتھ جگہ چھوڑنی پڑی۔ اس حصہ کو حطیم یا حجر کہتے ہیں اور آنحضور ﷺ نے اسے کعبہ کا حصہ ہی قرار دیا ہے۔ چنانچہ طواف کرتے وقت اس حصہ کے باہر سے ہو کر گزرنا پڑتا ہے۔ بہرحال کئی سال بعد جب یہ منصوبہ حجر اسود تک پہنچا تو قریش کے درمیان سخت جھگڑا کھڑا ہوگیا کہ کونسا قبیلہ اس مقدس پتھر کو اپنے مقام پر رکھے گا۔ بالآخر ایک رئیس ابوامیہ بن مغیرہ نے مشورہ دیا کہ جو شخص کل صبح سب سے پہلے حرم کے اندر آئے اُسے حکم تسلیم کر لیا جائے۔ یہ مشورہ تسلیم کر لیا گیا اور حسن اتفاق سے آنحضور ﷺ سب سے پہلے حرم تشریف لائے۔ آپؐ کی عمر ۳۵ سال کے قریب تھی۔ آپؐ کو دیکھ کر قریش نے پکارا، امین، امین۔ چنانچہ آپؐ نے اپنی چادر بچھائی اور حجر اسود اٹھا کر اس پر رکھ دیا۔ پھر قریش کے تمام قبائل کو چادر کے کونے پکڑ کر مقام مقصود تک لے جانے کا ارشاد فرمایا جہاں پھر آپؐ نے حجر اسود اٹھا کر اسے اُس کی جگہ پر رکھ دیا۔

اس تعمیر کے دوران جو ترمیمات کی گئیں اُن میں کعبہ کی بلندی کو زیادہ کر کے اس پر چھت ڈالی گئی۔ پہلے چھت نہیں تھی۔ نیز اس کے اندر چھ ستون بنائے اور چھت میں ایک روشن دان بھی بنایا۔ کعبہ کے دروازہ کو اونچا کر دیا چنانچہ کعبہ کی بلندی ساڑھے تیرہ فٹ سے سینتیس فٹ ہوگئی۔ پہلے عمارت مستطیل شکل میں تھی۔ قریش نے حطیم کا حصہ چھوڑ کر قریباً مربع شکل بنادی اور چھت پر پرنالہ بنایا اور چھت پر جانے کے لئے لکڑی کا زینہ بھی بنایا۔

ایک بار حضرت عائشہؓ کے دریافت کرنے پر آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ بیت اللہ کا دروازہ تیری قوم نے اتنا بلند اس لئے رکھا کہ جس کو چاہیں اس میں داخل ہونے دیں اور جس کو چاہیں روک دیں۔ اور حطیم خانہ کعبہ کا ہی حصہ ہے اور یہ اس لئے باہر چھوڑ دیا گیا کہ قریش کے پاس خرچ کم ہوگیا تھا۔ نیز فرمایا کہ اے عائشہ! اگر تیری قوم نئی نئی مسلمان نہ ہوئی ہوتی اور مجھے ان کے تزلزل کا خطرہ نہ ہوتا تو مَیں اُن کی تعمیر کردہ عمارت کو گرا کر پھر اصل ابراہیمی بنیادوں پر ساری عمارت کو تعمیر کرتا۔

آنحضور ﷺ کی وفات کے بعد ۶۴ ہجری میں جب کسی وجہ سے کعبہ کی عمارت کو نقصان پہنچا تو حضرت عبداللہ بن زبیر نے جو اس وقت مکہ کے حاکم تھے، حطیم کو خانہ کعبہ میں شامل کر کے اس کی پھر تعمیر کی نیز کعبہ کے اندر چھ کی بجائے صرف تین ستون بنوائے۔ نیز دیواروں کی چنائی چونا سے کروائی اور انہیں ساڑھے چالیس فٹ بلند کر دیا۔ دیواروں اور چھت پر کستوری اور عنبر سے خوشبودار پلستر کروایا اور سفید ریشم سے تیار شدہ باریک نفیس کپڑے کا غلاف چڑھایا۔

عبدالمالک بن مروان نے جب مکہ پر غلبہ حاصل کیا تو اس خیال سے کہ جب آنحضور ﷺ نے اپنی زندگی میں بیت اللہ میں تبدیلی نہیں کی تو کسی اَور کا کیا حق ہے، اپنے گورنر حجاج بن یوسف کو حکم کیا کہ نئی تعمیر کو گرا کر سابقہ رنگ میں عمارت بنوادی جائے۔ چنانچہ حجاج نے ۶۹۳ء میں ایسا ہی کیا مگر تین ستونوں والی تبدیلی کو بحال رکھا۔

حجاج کی تعمیر کے ۹۶۶ سال بعد مکہ میں سخت بارش ہوئی اور شدید سیلاب آنے سے کعبہ منہدم ہوگیا۔ چنانچہ ۱۰۴۰ھ میں سلطان مراد خان عثمانی نے اس کو پھر تعمیر کروایا۔

۱۳۷۷ء میں شاہ سعود بن عبدالعزیز کے حکم سے کعبہ کی چھت تبدیل کی گئی اور دیواروں کی حسب ضرورت ترمیم کر کے کعبہ کے اندر دیواروں کا سنگ مرمر بھی تبدیل کیا گیا۔

ابتداء میں خانہ کعبہ کے اردگرد کوئی چاردیواری یا مکانات نہیں تھے۔ آنحضور ﷺ کے جدامجد قصی بن کلاب نے اپنی حکومت کے دور میں دارالندوہ کی بنیاد رکھی جو حطیم کے سامنے واقع تھا۔ پھر کعبہ کے چاروں طرف گھر بننے لگے جن کے دروازے کعبہ کی طرف رکھے گئے۔ اس طرح کعبہ اور مکانات کے درمیان مطاف (صحن) اور مکانات بطور چاردیواری بن گئے۔ حضرت عمرؓ کے دور میں جب زائرین کثرت سے آنے لگے تو ۶۳۸ء میں پہلی بار حرم میں توسیع کی گئی اور قریش کے ملحقہ مکانات خرید کر منہدم کر دیئے گئے اور صحن کشادہ کر کے دیوار بنادی گئی جس پر چراغ رکھ کر روشنی کی جاتی تھی۔ ۶۴۶ء میں حضرت عثمانؓ کے دور میں مزید مکانات خرید کر حرم کو وسیع کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے حرم کو بہت وسعت دی اور حرم کے برآمدے بھی بنوائے۔ بنوامیہ کے عہد میں خلیفہ عبدالملک بن مروان اور بعد میں خلیفہ ولید بن عبدالملک نے برآمدوں کی چھت بنوائی اور تمام ستون سنگ مرمر کے بنوائے جن کی سونے سے سکرننگ کروائی۔ پھر خلیفہ ابو جعفر منصور نے ۷۴۵ء میں حرم کو مزید وسیع کیا اور چاروں طرف محرابوں والے برآمدے تعمیر کروائے اور نقش و نگار بنوائے۔ پھر خلیفہ مہدی عباسی نے حرم کے چاروں طرف بہت وسعت کروائی اور حرم اور سعی کے درمیان دارالقواریر کے نام سے ایک سرائے بھی بنوائی۔ خلیفہ کے فرمان پر شام اور ایران سے سنگ مرمر کے ستون سمندر کے راستے بندرگاہ شعیبیہ تک پہنچے جہاں سے بیل گاڑیوں کے ذریعہ مکہ مکرمہ لائے گئے۔ یہ توسیع ان کے بیٹے ابی موسیٰ ہادی کے دور میں بھی جاری رہی۔ پھر ابو جعفر احمد نے حرم کی تعمیر و مرمت کا کام کروایا اور خلیفہ ابوالعباس نے مسجد حرام کی چھت تبدیل کروائی اور باب کعبہ پر سونا چڑھایا۔ دارالندوہ کو منہدم کر کے مسجد میں شامل کیا اور مسجد کے چاروں طرف برآمدہ اور ایک بلند مینار بھی بنوایا۔ خلیفہ ابوالفضل جعفر المقتدر باللہ نے بھی توسیع میں حصہ لیا۔

۲۸؍شوال ۸۰۲ھ کی شب حرم میں

آتشزدگی کا حادثہ پیش آیا جس سے حرم کو تین اطراف سے نقصان پہنچا اور ۱۳۰ر ستون جل کر خاکستر ہوگئے۔ چنانچہ اگلے سال ملک الناصر خرج بن برقوق کی طرف سے بیسق الظاہری مصری نے مکہ آکر حرم کی صفائی کروائی اور کئی سال تک قیمتی لکڑی اور پتھروں سے مرمتوں اور تزئین کا کام جاری رکھا۔ ۹۸۰ھ میں حرم کی چھت کی لکڑی دیمک لگ جانے سے کمزور ہوگئی تو سلطان سلیم خان عثمانی نے حسین الحسینی کی زیرنگرانی پختہ چھت بنوانے کا کام شروع کروایا۔ ابھی کام جاری تھا کہ سلطان کا ۹۸۲ھ میں انتقال ہوگیا۔ چنانچہ اُن کے بیٹے سلطان مراد نے کام کو نہایت شاندار طریق پر مکمل کروایا جس سے حرم کی زینت میں بے پناہ اضافہ ہوگیا۔ ۹۸۳ھ میں سیلاب آنے سے حرم میں سات نمازیں ادا نہ ہوسکیں۔ چنانچہ سیلاب ختم ہونے پر حرم کی صفائی کے علاوہ برساتی نالہ کی صفائی اور گہری کھدائی کروائی گئی۔ بعد ازاں ۱۳۷۵ھ میں سعودی حکومت نے ایک جامع منصوبہ کے تحت اس نالہ کو زیرزمین تعمیر کروایا۔

خلیفہ المقتدر باللہ کی توسیع کے ۱۰۷۰ سال گزر جانے کے بعد سلطان عبدالعزیز ابن سعود نے حرم کی توسیع کا منصوبہ بنایا اور ۱۳۷۵ھ (۱۹۳۸ء) میں سنگ بنیاد رکھا گیا۔ ۱۹۴۹ء میں کام مکمل ہوا اور اس طرح موجودہ دو منزلہ پُرشکوہ عمارت تعمیر ہوئی اور دو منزلہ برآمدے بنائے گئے۔ اس میں تین لاکھ نمازیوں کی گنجائش ہے جبکہ قدیم تعمیر اور صحنِ حرم اس کے علاوہ ہے۔ اس کام میں بہترین سنگ مرمر اور دیگر پتھر تراش کر لگائے گئے۔ اب حرم کی پیمائش ایک لاکھ نوے ہزار مربع میٹر ہوگئی ہے اور کُل اخراجات آٹھ سو ملین ریال آئے۔ بعد ازاں شاہ خالد اور شاہ فہد کے دور میں مزید توسیع بھی کی گئی۔ چنانچہ اب کُل پیمائش تین لاکھ نو ہزار مربع میٹر ہوگئی ہے اور اب بیک وقت چھ لاکھ پانچ ہزار نمازی بسہولت نماز ادا کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ توسیع کے دوران ایک اضافی صدر دروازہ اور چودہ ثانوی دروازے بنائے گئے ہیں جبکہ پہلے تین صدر دروازے اور ستائیس ثانوی دروازے موجود تھے۔ اسی طرح سات موجود مناروں کے ساتھ دو مزید منار بھی بنائے گئے۔ ہر مینار نواسی میٹر بلند ہے۔

جوہری دھماکوں کے اثرات

دنیا کا پہلا کامیاب ایٹمی تجربہ امریکہ نے نیو میکسیکو کے قریب ایک صحرا میں ۱۶ر جولائی ۱۹۴۵ء کو کیا تھا۔ اور ۶ر اگست ۱۹۴۵ء کی صبح پونے تین بجے ایک B-29 جہاز مغربی پیسیفک میں واقع امریکہ کی ایک بندرگاہ سے ایٹم بم لے کر دیگر دو جہازوں کے ہمراہ روانہ ہوا اور صبح سوا آٹھ بجے جاپان کے شہر ہیروشیما کی فضا میں پہنچ گیا۔ موسم صاف تھا۔ جہاز نے شہر کے وسط میں ایٹم بم پھینکا اور اس بم کی تباہ کاری سے بچنے کے لئے پوری رفتار کے ساتھ داہنے ہاتھ پرواز کرگیا۔ بم پھٹنے تک یہ جہاز سولہ کلومیٹر کا فاصلہ طے کرچکا تھا۔ ٹیکنیکل میگزین ۹۹ء (انگریزی حصہ) میں جوہری دھماکوں کے اثرات کے بارہ میں ایک مضمون مکرم منیر احمد فرخ صاحب کے قلم سے شاملِ اشاعت ہے۔

ایٹم بم گرائے جانے کے ۴۳ سیکنڈ بعد شدید دھماکہ کے ساتھ پھٹا۔ عینی شاہد کے مطابق گلابی اور سفید رنگ کی آگ کا ایک غیر معمولی بڑا شعلہ پیدا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی کھمبی کی شکل میں دھوئیں کا ایک مینار زمین سے نو ہزار میٹر بلند ہوا۔ بم کے پھٹنے سے شہر کے کئی حصوں میں آگ بھڑک اٹھی اور متعدد عمارتیں یا تو منہدم ہوگئیں یا انہیں شدید نقصان پہنچا۔ ایٹم بم کی تباہی تین اقسام کی ہوتی ہے: حدت میں انتہائی اضافہ، شدید دھماکہ اور ہوا کا دباؤ، تابکاری اثرات۔

ایٹم بم کے نتیجے میں جو شعلہ پیدا ہوا اُس کا درجہ حرارت تین لاکھ ڈگری سینٹی گریڈ تھا جو ایک سیکنڈ کے اندر پانچ سو ساٹھ میٹر کی گولائی میں پھیل گیا اور اِس کی بیرونی سطح کا درجہ حرارت پانچ ہزار ڈگری سینٹی گریڈ تھا۔ اس شعلہ کے نتیجے میں ساڑھے تین کلومیٹر میں علاقہ میں موجود لوگوں کے جسم جھلس گئے اور کپڑے اور لکڑی کے مکان جل کر راکھ ہوگئے جبکہ ایک کلومیٹر کے علاقہ تک کے پتھر بھی پگھل گئے۔

دھماکہ کے نتیجہ میں شدید دھماکہ ہوا اور ہوا اپنی اُس رفتار سے پانچ گنا زیادہ تیز تھی جتنی شدید طوفان میں ہوتی ہے۔ حتّی کہ قریباً سوا کلومیٹر کے فاصلہ پر ہوا کی رفتار ۱۲۰ر میٹر فی سیکنڈ تھی۔ اس کی وجہ سے متعدد افراد زمین سے کئی میٹر اوپر اچھل گئے، جھلسی ہوئی جلد کے چیتھڑے اُڑ گئے اور جسموں کے اندرونی اعضاء کو شدید نقصان پہنچا۔ قریباً سوا دو کلومیٹر تک کی لکڑی کی عمارتیں مکمل طور پر منہدم ہوگئیں جبکہ کنکریٹ سے بنی ہوئی عمارتوں کی چھتیں زمیں بوس ہوگئیں۔

ایٹم بم کے نتیجہ میں تابکاری اثرات بہت تباہ کن تھے۔ گاما ریز اور نیوٹرانز کی بارش ہوئی اور چار روز کے بعد بھی اگر کوئی شخص بم گرنے کی جگہ سے ایک کلومیٹر کے فاصلہ تک گیا تو اُس کو اِن تابکاری اثرات سے ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ تاہم بم پھٹنے کے نصف گھنٹے بعد جب اوپر اٹھا ہوا دھوئیں اور راکھ کا طوفان شہر پر نازل ہونا شروع ہوا تو اُس میں خطرناک تابکاری اثرات تھے۔ "سیاہ بارش" کے نام سے یاد کی جانے والی یہ راکھ ڈیڑھ گھنٹے تک شہر پر برستی رہی جس سے ہزاروں لوگ متاثر ہوئے اور اکثر ایک سال کے اندر جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ایک اندازہ کے مطابق اس بم کے نتیجے میں ایک لاکھ چالیس ہزار افراد موت کے منہ میں چلے گئے جبکہ چھہتر ہزار عمارتیں جل کر خاکستر ہوگئیں یا تباہ ہوگئیں۔

ہیروشیما پر گرائے جانے والے بم کی تباہی موجودہ بموں کی طاقت کے مقابلہ پر بہت کم ہے۔ آج کے دور میں صرف ایک بم گرائے جانے کی صورت میں اندازہ لگایا گیا ہے کہ دس لاکھ سے زیادہ افراد ہلاک ہوجائیں گے جبکہ پانچ چھ کلومیٹر تک کے علاقہ میں موجود ہر چیز صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گی اور ایک سو مربع کلومیٹر تک تابکاری اثرات شدید تباہی پھیلائیں گے۔

قدیم ترین سائنس...... علم فلکیات

انسان نے سب سے پہلے آسمان پر نظر آنے والے مختلف اجسام پر غور شروع کیا اور سورج، چاند اور ستاروں کی گردشوں کو ریکارڈ کرنا شروع کیا۔ تاریخ میں جو سب سے پہلا گرہن ریکارڈ کیا گیا ہے وہ ۲۱۳۷ ق م میں ہونے والا سورج گرہن ہے۔ انسان سورج کی حرکت کی مناسبت سے دن کے وقت کا اندازہ کرتا تھا اور چاند کے نکلنے پر مہینہ کی بنیاد رکھتا تھا۔ ہفتے کے سات نام اُن سات فلکی اجسام کے نام پر رکھے گئے جو حرکت کرتے تھے۔ علم فلکیات کی وجہ سے انسان طول بلد اور طول عرض کی پیمائش کے قابل ہوسکا اور اس طرح جغرافیہ کی بنیاد پڑی۔ اسی طرح بحری راستوں کو اختیار کرنے اور نقشوں کی تیاری میں علم فلکیات سے مدد لی گئی۔ چنانچہ زمین اور دیگر اجسام فلکی کے بارہ میں مختلف دریافتیں ہزاروں سال سے ہوتی چلی آرہی ہیں۔ اس موضوع کے بارہ میں محترم پروفیسر صالح محمد الہ دین صاحب کا ایک مضمون ٹیکنیکل میگزین ۹۹ء کے انگریزی حصہ میں شامل اشاعت ہے۔

علم فلکیات کی وجہ سے بہت سے بنیادی سائنسی قوانین اخذ کئے گئے۔ مثلاً کشش ثقل کے بارہ میں نیوٹن کا قانون جس میں کوئی سے دو اجسام کے درمیان پیدا ہونے والی کشش کی پیمائش کی گئی ہے۔ اسے سائنس کی عظیم ترین دریافت بھی کہا گیا ہے۔ تاہم نیوٹن کا یہ کہنا تھا کہ اِس میدان میں اُس کا قد اس لئے بڑا نظر آرہا ہے کیونکہ وہ بہت سے قد آور ماہرین فلکیات کے کندھوں پر کھڑا ہے۔ چنانچہ ڈیڑھ سو سال قبل مسیح میں ایک یونانی ماہر فلکیات Ptolemy نے علم فلکیات پر ایک کتاب لکھی جس کی تیرہ جلدیں تھیں۔ اُس نے اس علم کو جیومیٹری کے علم میں پیش کیا جس سے سیاروں کی گردش کے بارہ میں پیشگوئی ممکن تھی تاہم اُس کا خیال تھا کائنات کا مرکز زمین ہے۔ پھر عربوں نے الجبرا اور ٹریگنو میٹری کی مدد سے علم فلکیات کو ترقی دی۔ ۱۵۴۳ء میں کوپرنیکس نے سورج کے مرکز میں ہونے کا نظریہ پیش کیا۔ اگرچہ یہ نظریہ بہت دیر کے بعد قبول کیا گیا۔ پھر ایک ماہر فلکیات Tycho Brahe (وفات ۱۶۰۱ء) نے کئی سیاروں کی گردش کا ریکارڈ جمع کیا جس پر مزید کام کرتے ہوئے ایک اور سائنسدان کیپلر نے سیاروں کی گردش کے تین بنیادی قوانین وضع کئے اور اس میدان میں انقلاب برپا کردیا۔

نیوٹن نے کیپلر اور گیلیلیو کے قوانین کی مدد سے کشش ثقل کا قانون دریافت کیا۔ اگرچہ اس دریافت کا آغاز سیب گرنے کے مشہور تاریخی مشاہدہ سے ہوا تھا۔ نیوٹن نے بیان کیا کہ سیب کے زمین پر گرنے کی وجہ وہی کشش ہے جس نے چاند کو زمین کے گرد چکر لگاتے رہنے پر مجبور کر رکھا ہے۔ پھر نیوٹن نے قوانین حرکت بھی دریافت کئے۔ ان قوانین کی بنیاد پر سائنس کی کئی شاخیں وجود میں آئیں۔ پھر کشش ثقل کا قانون مختلف تجربات میں درست ثابت ہوا لیکن سورج کے گرد حرکت کرنے والے سیاروں میں سے مریخ کے بارہ میں مشاہدہ کچھ مختلف تھا۔ اس اختلاف کو دور کرنے کے لئے جب نیوٹن کی میکینکس کو پیش نظر رکھا گیا تو ایک خیالی سیارہ وجود میں آیا جسے Vulcan کا نام دیا گیا۔ اگرچہ یہ سیارہ دریافت نہیں ہوسکا تاہم اس مسئلہ کو آئن سٹائن کی تھیوری آف ریلیٹیویٹی نے حل کردیا۔

علم فلکیات نے Spectroscopy اور ایٹم کی تھیوری کی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ علم فلکیات سے یہ ثابت ہوگیا کہ مختلف کہکشاؤں میں پھیلے ہوئے ستارے اور سیارے اُنہی عناصر سے تشکیل پاتے ہیں جنہیں ہم زمین پر بھی موجود پاتے ہیں جبکہ پہلے خیال تھا کہ مختلف ستاروں کی خصوصیات اُن کے مخصوص عناصر سے بنے ہوئے ہونے کی وجہ سے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی ثابت ہوا کہ کائنات میں ہر جگہ کیمیائی قوانین یکساں طور پر عمل کرتے ہیں۔ دراصل کائنات ایک بہت بڑی تجربہ گاہ کے طور پر استعمال ہو رہی ہے جس میں بیک وقت مختلف طبیعاتی اور کیمیائی عوامل جاری ہیں۔ پس کہا جا سکتا ہے کہ علم فلکیات ہی تمام سائنسی علوم کی ماں ہے۔

بیسویں صدی میں طاقتور دوربینوں کی مدد سے یہ مشاہدہ کیا گیا کہ ہماری گیلیکسی میں سورج کی حیثیت ایک معمولی ستارہ کی ہے اور اس طرح کے ایک سو بلین ستارے گیلیکسی میں موجود ہیں نیز سورج کا اپنی گیلیکسی کے مرکز سے فاصلہ قریباً تیس ہزار نوری سال کے برابر ہے اور اسے گیلیکسی کے مرکز کے گرد اپنا ایک چکر مکمل کرنے میں قریباً دو سو ملین سال درکار ہوتے ہیں۔ دوربین کی ترقی سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ کائنات میں تاحد نظر لاانتہا تعداد (یعنی بلین) میں گیلیکسیز موجود ہیں۔ بعض سیاروں کی روشنی کئی بلین سال کا سفر طے کر کے اب زمین تک پہنچ پائی ہے اور ایسے سیاروں کا مطالعہ یہ معلومات مہیا کرتا ہے کہ زمین اپنے وجود میں آنے کے بعد کس کس مرحلہ سے گزر کر موجودہ شکل تک پہنچی ہے۔

اب ماہرین فلکیات کی کوشش ہے کہ کسی طرح کائنات میں موجود کسی دوسرے سیارے پر بھی زندگی کے آثار کا پتہ چلائیں۔ حال ہی میں بنائی جانے والی خلائی دوربین کی مدد سے کائنات کے رازوں کی نقاب کشائی پہلے کی نسبت ہزاروں گنا بڑھ جائے گی اور اس سے اُن سیاروں کا مشاہدہ بھی ممکن ہو جائے گا جو ہمارے قریبی ستاروں کے گرد محوِ گردش ہیں۔

علم فلکیات نے انسان کو اس بات پر مجبور کردیا ہے کہ وہ خدا کی ہستی پر ایمان لے آئے۔ گیلیلیو سے لے کر اب تک کائنات کے حسن کا مشاہدہ کرنے والے بے شمار سائنس دان خدا کے وجود کے قائل ہیں اور مانتے ہیں کہ خدا نے کائنات میں کچھ بھی بلا ضرورت پیدا نہیں کیا۔

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

05/06/2000 - 11/06/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time.
For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 5th June 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: Class No.73, Final Pt
01.15	Liqa Ma'al Arab: Session No.344®
02.15	Interview of Mujeeb ur Rehman Sahib ®
03.00	Urdu Class: Lesson No.313 ® Rec: 18.10.97
04.20	Learning Chinese: Lesson No.169 ®
04.50	Mulaqat With Nasirat and Young Lajna ® Rec:28.05.00
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Kudak No.30
07.10	Dars ul Quran No. 9 Rec:31.01.96
08.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.344
09.40	Urdu Class: Lesson No.313 Rec.18.10.97 ®
10.55	Indonesian Service: Friday Sermon with Indonesian Translation
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Norwegian: Lesson No.67
13.05	Rencontre Avec Les Francophones(New) Rec: 29/05/00
14.10	Bengali Service: Various Items
15.10	Homeopathy Class: Lesson No.126
16.15	Children's Corner: Lesson No.75, Part 1
16.55	German Service: Various Programmes
18.05	Tilawat, Dars Hadith
18.10	Urdu Class: Lesson No. 314 Rec:22.10.97
19.25	Liqa Ma'al Arab: Session No.345
20.25	Turkish Programme: No.4
20.50	Rencontre Avec Les Francophones ®
21.50	Islamic Teachings: Programme No.4
22.20	Homeopathy Class: Lesson No.126®
23.25	Learning Norwegian: Lesson No.67 ®

Tuesday 6th June 2000

00.05	Tilawat, News
00.30	Children's Corner: Lesson No.75, Part 1
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.345
02.35	MTA Sports: Individual Competitions Produced by MTA Pakistan
03.00	Urdu Class: Lesson No.314®
04.20	Learning Norwegian: Lesson No.67 ®
04.55	Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Class: Lesson No.75, Part 1 ®
07.15	Pushto Programme: F/S Rec.07.05.99 With Pushto Translation
08.00	Islamic Teachings: Programme No.4 ®
08.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.345 ®
09.45	Urdu Class: Lesson No.314 ®
11.00	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.35	Le Francais C'est Facile: Lesson No.8
13.05	Bengali Mulaqat: Rec: 30/05/00 (New) With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.05	Bengali Service: Various Items
15.05	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.97 Rec:22.11.95
16.15	Le Francais C'est Facile: Lesson No.8 ®
16.35	Children's Corner: Yassernal Quran Class, Lesson No.42
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Seerat un Nabi (saw)
18.15	Urdu Class: Lesson No.315 Rec:24.10.97
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No 346 Rec:20.11.97
20.30	MTA Norway: 'Contemporary Issues'
21.00	Bengali Mulaqat ® Rec: 30.05.00
22.05	Hamari Kaenat : Part 47 Produced by MTA Pakistan
22.30	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.97 ®
23.30	Le Francais C'est Facile: Lesson No.8 ®

Wednesday 7th June 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Yassernal Quran ®
01.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.346 ®
02.00	Bengali Mulaqat ® Rec: 30.05.00
03.05	Urdu Class: Lesson No.315®
04.30	Le Francais C'est Facile: Lesson No.8 ®
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.97 ® Rec:22.11.95
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Corner: Yassernal Quran ® Lesson No.42
06.50	Swahili Programme:Seerat un Nabi (saw) Host: Maulana Abdul Wahab Sahib
08.00	Hamari Kaenat: No.47®
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.346 ®
09.45	Urdu Class: Lesson No.315 ®
10.55	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.35	Urdu Asbaaq Lesson No. 8
13.05	Atfal Mulaqat(New): Rec.31.05.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.05	Bengali Service: Various Items
15.10	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.98 Rec:23.11.95
16.10	Urdu Asbaaq: Lesson No.8 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.15	Urdu Class: Lesson No.316 Rec:31.10.97
19.15	Liqaa Ma'al Arab: Session No.347 Rec:25.11.97
20.20	French Programme:
20.55	Atfal Mulaqat: Rec:31.05.00 ®
21.55	Seerat Hadhrat Hadhrat Masih Maud (AS)
22.25	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.98 ®
23.30	Urdu Asbaaq: Lesson No.8 ®

Thursday 8th June 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Guldasta ®
01.00	Liqaa Ma'al Arab: Session No.347 ®
02.05	Atfal Mulaqat:Rec: 31.05.00 ®
03.05	Urdu Class: Lesson No.316 ®
04.25	Urdu Asbaq: Lesson No.8 ®
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.98 ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Guldasta ®
07.05	Sindhi Programme: F/S Rec.16.10.98 With Sindhi Translation
08.05	Seerat Hadhrat Masih-e-Maud – Part 1 Organised by Lajna Pakistan
08.50	Liqaa Ma'al Arab: Session No.347
09.55	Urdu Class: Lesson No.316 ®
10.55	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Arabic: Lesson No.46 ®
12.55	Liqaa Ma'al Arab (New) Rec.02.03.00
14.00	Bengali Service: F/Sermon Rec: 28.01.94 With Bangali Translation
15.05	Homeopathy Class: Lesson No.127
16.10	Children's Corner: Yassernal Quran Class, Lesson No.43, Produced by MTA Pakistan
16.30	Children's Corner: Prog. Waaf-e-nau
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars e Malfoozat
18.30	Urdu Class: Lesson No.317 Rec:01.11.97
19.45	Liqaa Ma'al Arab(new) Rec:02.03.00 ®
20.45	MTA Lifestyle: Al Maidah Presentation of MTA Pakistan
21.00	Tabarukaat: Speech by Choudary Mohammad Zafrullah Khan Sahib. J/S
21.50	Quiz History Of Ahmadiyyat No.42 Hosted by Abdul Sami Khan Sahib
22.30	Homeopathy Class: Lesson No.127®
23.40	Learning Arabic: Lesson No.46 ®

Friday 9th June 2000

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.55	Children's Corner: Yassernal Quran ®
01.15	Liqa Ma'al Arab ®
02.15	Tabarukaat: Speech Jalsa Salana 1965 ®
03.00	Urdu Class: Lesson No.317 ®
04.00	MTA Lifestyle: Al Maidah ®
04.30	Learning Arabic: Lesson No.46 ®
04.50	Homeopathy Class: Lesson No.127 ®
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.55	Children's Corner: Yasserna1 Quran ®
07.15	Quiz; History of Ahmadiyyat No.42 ®
08.00	Saraiky Programme: F/S Rec.16.07.99 With Siraiky Translation
08.55	Liqa Ma'al Arab(new): ®
10.00	Urdu Class: Lesson No.317 ®
11.05	Indonesian Service: Tilawat, Hadith,....
11.35	Bengali Service: Various items
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.50	Nazm, Darood Shareef
13.00	Friday Sermon LIVE
14.00	Documentary: Trip to Khayora
14.20	Majlis -e -Irfan(New): Rec.03.03.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.25	Friday Sermon ®
16.25	Children's Corner: Class No.21, Part 1 Produced by MTA Canada
16:55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.30	Urdu Class: Lesson No.319 Rec: 07.11.97
19.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.348 Rec:26.11.97
20.50	MTA Belgium: Children's Class, No.36 Host: Naseer Ahmed Shahid Sahib
21.20	Documentary: Trip to Khiyora
21.40	Friday Sermon ®
22.55	Majlis -e -Irfan ®

Saturday 10th June 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Class No.21, Part 1 ® Produced by MTA Canada Hosted by Naseem Mehdi Sahib
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.348®
02.15	Friday Sermon: Rec.09/06/00 ®
03.15	Urdu Class: Lesson No.319®
04.20	Computers for Everyone: Part 52
04.55	Majlis-e-Irfan: Rec. 02.06.00 ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Class No.21, Part 1 ® Produced by MTA Canada
07.30	MTA Mauritius: Mauritian Progs.
08.15	Documentary: Trip to Khiyora
08.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.348 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.319 ®
10.50	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Danish: Lesson No.30
13.00	German Mulaqat(new):Rec.04.03.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00	Bengali Service: Various Items
15.00	Quiz: Khutabat-e-Imam From 4th 1999 Khutbah
15.30	MTA Variety: Entertainment Programme Produced by MTA Pakistan
15.55	Children's Class: With Huzoor (New) Rec:03.03.00
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.20	Urdu Class: Lesson No.320 Rec:08/11/97
19.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.349 Rec:27.11.97
21.00	Arabic Programme: Various Items
21.30	Children's Class (New) Rec:03/03/00 ®
22.30	MTA Variety: Entertainment Programme®
22.55	German Mulaqat(New) Rec: 04/03/00 ®

Sunday 11th June 2000

00.05	Tilawat, News
00.45	Quiz Khutabat e Imam
01.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.349 ®
02.00	Canadian Horizons: Children's Class 38
03.00	Urdu Class: Lesson No.320 ®
04.30	Learning Danish: Lesson No.30 ®
04.55	Children's Class(new) Rec: 10/06/00 ®
06.05	Tilawat, News, Preview
07.00	Quiz Khutbat-e-Imam
07.15	German Mulaqat: Rec: 04/03/00 ®
08.15	MTA Variety:Entertainment programme
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.349 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.320 ®
10.55	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Chinese: Lesson No.170 With Usman Chou Sahib
13.10	Mulaqat (new):With Nasirat & Lajna Rec:05.03.00
14.10	Bengali Service: Various Programmes
15.10	Friday Sermon Rec: 09/06/00
16.25	Childrens' Class: No.75, Final Part Rec:05.10.96
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Seerat un Nabi (saw) Rec:12.11.97
18.20	Urdu Class: Lesson No.321 Rec.12.11.97
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.350 Rec:02.12.97
20.35	Interview With Major Sayed Maqbool Sb Part 3, Produced by MTA Pakistan
21.25	Dars ul Quran: Lesson No.10 Rec:01.02.96
22.55	Mulaqat with Nasirat &Young Lajna Rec: 05/03/00

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 7 | Friday, June 2, 2000 | Issue No. 22

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ ہالینڈ از صفحہ ۱۰

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے اللہ اس کے لئے جنت میں ویسا ہی گھر تعمیر کر دیتا ہے۔ اللہ بہت بڑا گھر عطا کر دیتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دنیا میں بھی ہم نے یہی دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ دائمی رہنے والی خوشیاں عطا کرے گا جہاں کوئی غم نہ ہوگا۔ تمام تمنائیں پوری ہونگی۔ مساجد بنائیں اور اللہ کے نام پر بنائیں۔

ایک اور حدیث بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے محلوں میں بھی مساجد بنائیں جو عمدہ اور پاک وصاف ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا محلوں میں بھی مساجد بنی چاہئیں۔ اس وقت جو مساجد ہیں وہ آئندہ محلوں کی مساجد بن جائیں۔ ضروری نہیں کہ بہت شاندار مسجد ہو، جگہ لے کر جس قدر توفیق ہو دیوار سے گھیر لیں اور سر ڈھانپنے کی جگہ بنا دیں۔ وہی مسجد بن جائے گی۔ اس سے اس علاقہ میں احمدی آبادی بڑھے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا سنن ابی داؤد میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں نقش و نگار والی مساجد تعمیر کرنے کا حکم نہیں دیتا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مساجد کے اندر مکمل صفائی ہو، کوئی تصویر نہ ہو۔ اگر باہر کے نقش و نگار گزرنے والوں کے لئے بنائے جائیں تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں تاہم مساجد کے اندر کوئی نقش و نگار کندہ نہ ہوں۔

سنن نسائی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ نشانی ہے کہ لوگ مساجد کی تعمیر میں ایک دوسرے سے فخریہ آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بعض نیکیاں اعلانیہ بھی ہوتی ہیں مگر فخریہ نہیں۔ دیہات میں جہیز دیتے وقت اونچی آواز میں اعلان کیا جاتا ہے کہ فلاں نے اتنا دیا۔ یہ فخریہ بھی ہے اور اعلانیہ بھی۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ بعض اوقات اس لئے اعلانیہ چاہئے تاکہ دوسروں کو تحریک ہو مگر فخریہ پھر بھی نہیں ہونا چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ بعض لوگ مجھے لاکھوں کی رقم مخفی طور پر بھجواتے ہیں اور ساتھ کہتے ہیں کہ نام بھی نہ لیں۔ بلکہ ایسی بھی رقوم میرے پاس آتی ہیں کہ جن پر کسی کا نام بھی نہیں لکھا ہوتا۔ اعلانیہ نیکی بھی اپنی جگہ اہمیت رکھتی ہے کہ اس سے مسابقت کی روح پیدا ہوتی ہے اور لوگ اللہ کے گھروں کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر چندہ لکھواتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے یہ اہم نکتہ ارشاد فرمایا کہ جو لوگ لازمی چندہ ادا نہیں کرتے ان سے مساجد کا چندہ بھی وصول نہ کیا جائے۔ اگر لازمی چندہ نہ دیں اور مساجد کا چندہ دیں تو یہ فخریہ چندے دینے والی بات ہے جیسے مساجد کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر بولی لگائی جا رہی ہو۔ ایسے لوگ دوسرے چندے نہ بھی دیں تو اس میں ضرور حصہ لیتے ہیں اور بڑھ چڑھ کر وعدے لکھواتے ہیں۔ لیکن در حقیقت یہ وعدے پھر ادا نہیں ہوتے۔ ایسے فخر خدا کی راہ میں گر جاتے ہیں۔

حضور نے مساجد میں نمازیں پڑھنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا صبح اور عشا کی نمازیں خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ صبح کے وقت نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور عشاء پر بھی جلد کھانا کھانے کی وجہ سے نیند آ رہی ہوتی ہے۔ یا گپیں مارنے بیٹھے ہیں تو وقت گزر جاتا ہے۔ ان دو نمازوں کی خصوصیت سے احتیاط کرنی چاہئے۔ آنحضرت ﷺ بے انتہا شفیق تھے لیکن صبح کے وقت مسجدوں میں کم نمازی دیکھ کر آپ کو بہت تکلیف ہوتی تھی۔ ایک بار فرمایا اگر خدا نے مجھے اجازت دی ہوتی کہ سختی کروں تو میں لکڑیوں کے گٹھے اٹھوا کر ان لوگوں کے گھروں تک پہنچتا جو نماز پر نہیں آتے اور ان کو ان کے گھروں سمیت آگ لگا دیتا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ مطلب نہیں ہے کہ واقعی آگ لگانا چاہتے تھے۔ مراد یہ ہے کہ تم اپنے لئے آخرت کی آگ جمع کر رہے ہو ورنہ آخرت کا عذاب تو بہت سخت ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات بھی بیان فرمائے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے مساجد کے قیام کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں مسجد قائم ہو جائے تو سمجھ لو کہ وہاں پر ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود کے زمانے سے ہمیں تجربہ ہے کہ ہو نہیں سکتا کہ مسجد بن جائے اور نمازیوں سے خالی رہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر کسی گاؤں یا شہر میں مسلمان کم ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو وہاں پر مسجد بنا دینی چاہئے۔ خدا خود لوگوں کو کھینچ لاوے گا۔ شرط یہ ہے کہ مسجد کے قیام میں نیت کا اخلاص ہو۔ نفسانی غرض نہ ہو۔ تب اللہ برکت دے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مزید فرمایا ہے کہ مسجد زیادہ مرصع نہ ہو، زمین کی حد بندی کر دی جائے اور اوپر بانس کا چھپر ڈال دو۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا امیر ملکوں کو تو بانس کے چھپروں کی ضرورت نہیں، ایسی سادگی کی توفیق مل سکتی ہے کہ موسموں سے محفوظ رکھا جا سکے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ تکلفات کو پسند نہیں کرتا۔ مسجد نبوی چند کھجوروں کی شاخوں کی تھی، اسی طرح چلی آئی حتی کہ حضرت عثمانؓ نے عمارت کو پختہ بنوا دیا۔ غرضیکہ جماعت ان مساجد میں اپنا امام مقرر کرے جو نمازیں پڑھائے اور وعظ کرے۔ سب مل کر نماز باجماعت قائم کریں۔ اتفاق سے بہت برکات وابستہ ہوتی ہیں۔ اتفاق و اتحاد کو بہت ترقی دینی چاہئے۔ ان لوگوں کو ترک کر دو جو پھوٹ کا باعث ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا مسجد کی زینت عمارتوں سے نہیں نمازیوں سے ہوتی ہے۔ مساجد کو تقویٰ سے مزین کرو۔ یہ نہ ہو کہ جیسے بے زینت گئے ویسے واپس آ جاؤ۔ دلوں کو تقویٰ کی آماجگاہ بناؤ ورنہ سب مساجد ویران رہیں گی۔ حضرت نبی اکرم ﷺ کی مسجد کھجور کی چھڑیوں کے سہارے قائم تھی جس سے پانی ٹپکتا تھا اور سجدہ کے دوران ماتھوں پر کیچڑ لگ جاتا تھا۔ کپڑے خراب ہو جاتے ہونگے۔ مگر ان کپڑوں کی زینت وہ کیچڑ ہوتا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے مساجد کی رونق نمازیوں سے ہے۔ دنیاداروں نے ایک مسجد بنائی جو گرا دی گئی اس کا نام مسجد ضرار تھا۔ اس میں اس لئے جمع ہوا جاتا کہ اسلام کو نقصان پہنچانے کی سازشیں اور تدبیریں کی جائیں۔ آنحضرت ﷺ کو مطلع فرمایا گیا۔ چنانچہ اللہ کے حکم سے اسے گرا دیا گیا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا خانۂ خدا وہی تعمیر کرے جس کے دل میں تقویٰ ہو ورنہ وہ ویران ہی رہیں گے۔ قرآن فرماتا ہے کہ یقیناً مسجدوں کو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے۔ نماز قائم کرتا اور زکوٰۃ دیتا ہو اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ کے گھر کی تعمیر کی تیاری کریں۔ گھروں میں بھی چرچے کریں۔ بڑے، بچے، خدام، انصار، جب بھی وقت ملے وقار عمل سے خرچ کم کریں۔ حضور نے گھانا کی مثال دی۔ بعض اوقات دس دس سال سے تعمیر شروع ہے، چھوڑتے نہیں، کہتے ہیں کہ خود بنائیں گے۔ نامکمل حالت میں اس میں نمازیں ادا کرتے رہتے ہیں۔ پھر وقار عمل سے ہی مکمل کر کے چھوڑتے ہیں۔ اس کے لئے چاہئے کہ پیشہ ور دوست ترکھان، لوہار اور معمار اوقات وقف کریں۔ غیر احمدی جب تعمیر کرتے ہیں تو جہاں ان کے لاکھوں لگتے ہیں وہاں جماعت کے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں۔ انگلستان میں ہم نے یہ تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ سکاٹ لینڈ میں جو مسجد بنی ہے وہ بہت بڑی ہے اس پر اتنا کم خرچ ہوا ہے کہ دیکھنے والے تصور نہیں کر سکتے کہ اتنے کم خرچے میں تعمیر مکمل ہوئی۔ حضور نے فرمایا اگر آپ وقار عمل کا طریق اختیار کریں گے تو اس سے آپ کی اولادوں کو بڑی برکت ملے گی۔

حضور نے فرمایا خدا کرے کہ آپ لوگ خیریت سے گھروں کو پہنچیں۔ کسی حادثہ کی اطلاع نہ ملے۔ اگر آپ کو نیند آ رہی ہو تو ٹھہر جائیں۔ جب تک اس بارے میں پورا یقین نہ ہو سفر نہ کریں۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

اس کے بعد حضور نے ہاتھ اٹھا کر دعا کرائی۔

مجلس عرفان

نماز مغرب اور عشاء سے قبل حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ مجلس عرفان کا پروگرام تھا۔ بہت سے لوگ مجلس عرفان میں شمولیت کی غرض سے رک گئے۔ مجلس عرفان میں احباب جماعت نے ہمیشہ کی طرح بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔ بڑوں کے علاوہ بچوں نے بھی حضور انور سے معصومانہ انداز میں سوالات کئے۔ مجلس عرفان کے رواں ڈچ ترجمہ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ مجلس عرفان قریباً دو گھنٹے تک جاری رہی۔ اس کے بعد احباب نے حضور انور کی امامت میں نماز مغرب و عشا ادا کیں اور یوں جلسہ سالانہ اپنے تیسرے دن کے پروگراموں کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔

جلسہ میں پریس اور کیبل ٹی وی نن سپیٹ اور ایمسٹرڈیم کے لوکل ریڈیو کے نمائندے بھی تشریف لائے۔ اور انہوں نے احباب جماعت کے انٹرویوز بھی لئے۔ ایمسٹرڈیم ریڈیو پر جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ کے موضوع پر تقریباً پندرہ منٹ کا پروگرام نشر کیا گیا۔ اس کے علاوہ مختلف ممالک میں شائع ہونے والی چار مختلف عربی اخبارات کے ایک نمائندہ نے بھی جلسہ میں شرکت کی اور حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان جلسہ اور حاضرین جلسہ پر اپنی رحمتوں اور فضلوں کا نزول فرمائے اور انہیں اجر عظیم سے نوازے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔